UNIVERSAL LIBRARY

OU_224433

UNIVERSAL LIBRARY

طبع اول

۵۰۰ جلد

حیوۃ الحمام

حسین کبوتر کے صفات و مخصوصات اور اقسام اور منافع طبی کا بیان اور
اوسکی نگہداشت اور امراض اور اون کے علاج کا طریقہ بیان ہوا ہے

مؤلفہ

نواب عزیز جنگ بہادر وظیفہ یاب حسن خدمت اول تعلقداری
ورکن مجلس طبابت سرکار عالی ورکن مجلس صفائی حیدرآباد

سنہ ۱۳۱۱ف

اس کتاب کی رجسٹری ہوچکی ہے۔ مؤلف کے تمام حقوق محفوظ ہیں
اس کا چھاپنا یا ترجمہ کرنا بغیر اجازت مؤلف کے جائز نہیں ہے

عزیز المطابع حیدرآباد

قیمت فی جلد

دو روپیہ

طبع اول

۵۰۰ جلد

حیوۃ الحمام

جس مین کبوتر کے صفات و مخصوصات اور اقسام اور منافع طبی کا بیان اور اوسکی نگہداشت اور امراض اور اوس کے علاج کا طریقہ بیان ہوا ہے

مؤلفہ

نواب عزیز جنگ بہادر وظیفہ یاب حسن خدمت اول تعلقہ داری ورکن مجلس طبابت سرکار عالی ورکن مجلس صفائی حیدرآباد

سنہ ۱۳۱۵ف

اس کتاب کی رجسٹری ہوچکی ہے۔ مؤلف کے تمام حقوق محفوظ ہین اس کا چھاپنا یا ترجمہ کرنا بغیر اجازت مؤلف کے جائز نہین ہے

عزیز المطابع حیدرآباد

قیمت فی جلد

دو روپیہ

فہرست مضامین حیوۃ الحمام

سلسلہ نشان	مضمون	صفحہ نشان
۱	۲	۳
	دیباچہ	
۱	حمد کی نظم	۱۲
۲	نعت	"
۳	شکریہ ولی نعمت وسبب تالیف	"
	پہلی فصل متعلق بہ حالات عام	
۱	کبوتر کی وجہ تسمیہ	۱۶
۲	کبوتر کے صفات وخصوصات وعادات	۱۹
۳	کبوتر کے اقسام عام	۲۴
۴	کبوتر کا ذکر قرآن اور حدیث میں	۲۹
۵	کبوتر کے متعلق احکام شرعیہ	۳۳

۶	کبوتروں سے خواب کی تعبیر	۳۶
۷	کبوتر کے متعلق بعض تاریخی واقعات اور نتائج ۔	۳۹
	دوسری فصل کبوتر کی نسبت طبی تحقیقات کے متعلق	
۱	کبوتر کا مزاج	۴۳
۲	کبوتر کی ہوا کے فواید	۴۴
۳	کبوتر کے گوشت کے فواید	۴۵
۴	کبوتر کے خون کے فواید	۴۶
۵	کبوتر کی چربی کے فواید	۴۷
۶	کبوتر کے پروں کے فواید	"
۷	کبوتر کے پتّے کے فواید	۴۸
۸	کبوتر کے بازو کی ہڈّی کے فواید	"
۹	کبوتر کے سنگدانے کے فواید	"

۱۰	کبوتر کی بیٹ کے فوائد	۴۸
۱۱	کبوتر کے انڈے کے فوائد	"
۱۲	کبوتر کی بیٹ کے فوائد	۴۹
	تیسری فصل اقسام خاص کبوتر کے متعلق	
	اقسام کا عام بیان	۵۲
۱	لقّا	۵۴
۲	لکھی کی تعریف اور حدود	۵۵
۳	سسترو کی تعریف اور حدود	۵۷
۴	ببر کی تعریف اور حدود	۵۸
۵	شیرازی کی تعریف اور حدود	۵۹
۶	خال کی تعریف اور حدود	۶۱
۷	خرقعی کی تعریف اور حدود	۶۲

۸	چوہا چندن کی تعریف اور حدود	۶۳
۹	نسادرے کی تعریف اور حدود	۶۴
۱۰	یاھو کی تعریف اور حدود	۶۵
۱۱	پھگے کی تعریف اور حدود	۶۶
۱۲	روشن کی تعریف اور حدود	۶۷
۱۳	گرہ باز کی تعریف اور حدود	۶۸
۱۴	لوٹن کی تعریف اور حدود	〃
۱۵	خرد نوکے کی تعریف اور حدود	۶۹
۱۶	بصرائی کی تعریف اور حدود	۷۰
۱۷	پوٹیے کی تعریف اور حدود	۷۲
۱۸	ریختہ کی تعریف اور حدود	〃
۱۹	چپ کی تعریف اور حدود	۷۳

۲۰	للنکھے کی تعریف اور حدود	۷۴
۲۱	بڑنکھے کی تعریف اور حدود	〃
۲۲	جوگیئے کی تعریف اور حدود	۷۵
۲۳	گولے کی تعریف اور حدود	〃
	چوتھی فصل امراض کبوتر کے بیان مین	
۱	امراض کبوتر کا عام بیان	۷۶
۲	حفظ ماتقدم (۱) کبوتر کا مقام	۸۶
〃	〃 (۲) مقام کے لحاظ سے تعداد	〃
〃	〃 (۳) پانی	〃
〃	〃 (۴) دانہ کے اقسام	۸۷
〃	〃 (۵) اوقات غذا	۸۸
〃	〃 (۶) نہاون	۸۹

〃	〃	(۷) صفائی عام	۹۰
〃	〃	(۸) کابک کی صفائی	〃
〃	〃	(۹) گھرون کے اقسام	۹۱
〃	〃	(۱۰) فرش	〃
۴	کبوتر کے امراض اور تشخیص کے لئے علامات اور علاج کا طریقہ		۹۳
〃	〃	(۱) دوران سر کا شکوہ	〃
〃	〃	(۲) ضعف بصارت کا مرض	〃
〃	〃	(۳) آنکھون کے پردہ کا مرض	۹۴
〃	〃	(۴) کان کے ورم کا مرض	〃
〃	〃	(۵) مُنہہ کے پکنے کا مرض	۹۸
〃	〃	(۶) ناک سے رطوبت بہنے کا مرض	۱۰۱
〃	〃	(۷) چیچک کا مرض	۱۰۳

۳	〃	۸	پھگلے کبوتر کے گلے کا عارضہ	۱۰۵
〃	〃	۹	پکھوٹے کے چھالے کا مرض	۱۰۸
〃	〃	۱۰	ورم معدہ کا مرض	۱۰۹
〃	〃	۱۱	قرّہ کا مرض	۱۱۰
〃	〃	۱۲	قصور ہاضمہ کا مرض	۱۱۱
〃	〃	۱۳	لنگڑے پن کا شکوہ	۱۱۴
〃	〃	۱۴	زہرباد کا مرض	۱۱۵
〃	〃	۱۵	فالج کا مرض	۱۱۷
〃	〃	۱۶	سوکے کا مرض	۱۲۰
〃	〃	۱۷	قبض کا عام شکوہ	۱۲۳
〃	〃	۱۸	اسہال کا مرض	۱۲۴
〃	〃	۱۹	پیچش کا مرض	۱۲۵

۳	"	۲۰	انڈا پیٹ میں ٹوٹنے کا مرض	۱۲۵
"	"	۲۱	کلنج کا مرض	۱۲۷
"	"	۲۲	عقم کا مرض	۱۲۸
"	"	۲۳	کمزوری اور ناتوانی کا شکوہ	۱۳۵
"	"	۲۴	شکست اعضا کا علاج	۱۳۶
"	"	۲۵	زخم کے چنگا کرنے کا طریقہ	۱۳۸
"	"	۲۶	کیڑوں کے دفعیہ کی تدابیر	۱۳۹
.	.	.	خاتمہ اور قطعہ تاریخ طبع از مؤلف	۱۴۲

طبع اول

۵۰۰ جلد

حیوۃ الحمام

جسمین کبوتر کے صفات ومخصوصات اور اقسام اور منافع طبی کا بیان اور
اوسکی نگہداشت اور امراض اور اون کے علاج کا طریقہ بیان ہوا ہے

مؤلفہ

نواب عزیز جنگ بہادر وظیفہ یاب حسن خدمت اول تعلقداری
ورکن مجلس طبابت سرکار عالی ورکن مجلس صفائی حیدرآباد

۱۳۱۵ ف

اس کتاب کی رجسٹری ہو چکی ہے۔ مولف کے تمام حقوق محفوظ ہین
اس کا چھاپنا یا ترجمہ کرنا بغیر اجازت مولف کے جائز نہین ہے

عزیز المطابع حیدرآباد

قیمت فی جلد

دو روپیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای دولے در دمندانِ جہان	وی حکیم مطلقِ اہل زمان
طائرِ جانرا ز حکمت بال و پر	عقل را بخشید پرواز بسر
جسمِ خاکی بہرِ او کاشانہ کرد	قالبش برجِ کبوترخانہ کرد
از بہارِ تست رنگ و بو مرا	نغمۂ حمدت بود یاہو مرا

صلوٰۃ اللہ علی نبینا علیہ السّلام وعلی اصحابہ وآلہ الکرام۔

امابعد بندۂ باوفا عزیز جنگ ولاؔ اپنے آقائے نعمت والی عزت قدر قدرت اعلیٰ حضرت فیض گنجور حضور پرنور بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی آصف جاہ سادس نظام الدولہ نظام الملک میر محبوب علیخان بہادر فتح جنگ جی۔سی۔ایس۔آئی۔جی۔سی۔بی۔ فرمان روای ریاست

حیدرآباد دکن صانہ اللہ عن الشرور والفتن۔ کا شکرگزار ہے جس کے سایۂ عاطفت مین میرا نشو و نما ہوا جس کی ریاست ابد قرار مین مین ادنے درجہ کی ایک چھوٹی سی خدمت سے ترقی کرتے ہوئے اور ہر درجہ مین گرم و سرد زمانہ سے واقف ہوتے ہوئے آخرکار ایک ضلع کا مستقل اول تعلقدار بنا۔ اور تقریباً ۲۵ سال کی تابعداری کے بعد اس وقت وظیفہ حسن خدمت کا نمک خوار۔ اور اپنے مالک کا جان نثار ہون۔

اگرچہ اس وقت تک میرے تالیفات سے فنون مختلفہ یعنی فن قانون۔ اور تاریخ۔ اور سیاق۔ اور فلاحت۔ اور لغت مین اکیس کتابین شائع ہو چکی ہین۔ اور ایک مبسوط کتاب **آصف اللغات** اور ایک مختصر سا رسالہ **محبوب السیر** ہنوز زیر اشاعت ہے۔ لیکن بدین وجہ کہ میرے آقائے نعمت کو تفریح طبع کے لئے رنگین کبوترون کے ملاحظہ کا شوق ہے۔ اور مجھکو اس بات کا شرف اور اعزاز حاصل ہو چکا ہے کہ اوس شوق کی

تکمیل مین بھی اپنی وفاداری اور جان نثاری کا ثبوت دون ۔ لہذا مین نے
مناسب خیال کیا کہ اپنے معلومات اور تجربات کو جو اس خاص باب مین
مجھکو ۲۵ سال سے حاصل ہین ۔ ایک شیرازہ مختصر مین جمع کر کے بارگاہ اقدس
مین پیش کرون ۔ یہی رسالہ مختصر ہے جو اس رنگ مین بھی میری تصانیف مین
ایک نمبر بڑہا رہا ہے ۔ اور میرے اون تمام تالیفات و تصانیف مین
جو ملک و اہل ملک کی خدمتگزاری کا فخر کرتے ہین ۔ اس مختصر تالیف کو
اس بات کا خاص اعزاز حاصل ہے ۔ کہ ایک جفاکش مصنف نے اپنے تفریح
طبع کے چند گہنٹون سے بھی ایک مفید نتیجہ پیدا کر کے نذر بارگاہ اقدس
اور ہدیہ ناظرین کر دیا ہے ۔ تاکہ اس پیرایہ مین بھی میرے مستقل شغل تالیف و
تصنیف کا رنگ نظر آوے ۔

یا الٰہ العالمین تیری بارگاہ بے نیاز سے مصنف کی یہی التجا ہے کہ تو اپنے
فضل و کرم سے اوس آیۂ رحمت اور سایۂ عاطفت قدردان علم قدرشناس عمل

ظل اللہ کو ہم رعایا کے سر پر ابد الآباد قائم و دائم رکھے جسکا ایک تفصیلی
خیال بھی اوس کی رعایا کو مذاق علم کی ہدایت کرتا ہے آمین یا رب العالمین
مین اپنی اس مختصر سی تالیف کو **حیوۃ الحمام** سے موسوم کرتا ہون
میری یہ تالیف چار فصول پر شامل ہے ۔

پہلی فصل مین کبوتر کی ابتدائی تاریخ اور عام حالات کا بیان ۔
دوسری فصل مین کبوتر کے طبی منافع اور حکما اور اطبا کی تحقیق اور تجارب
تیسری فصل مین کبوتر کے اقسام اور تعریفات اور حدود کا بیان جسقدر معلوم ہو سکے
چوتھی فصل مین امراض کبوتر کی تشخیص اور علاج اور حفظ ماتقدم کا بیان

مین معزز ناظرین سے امید وار ہون کہ میرے کسی سہو یا فروگذاشت
کو جو اس سالہ مین ہوئی ہو ۔ الانسان مرکب من الخطاء والنسیان کا مصداق
سمجھ کر مجھکو معاف فرماوین ع کہ ہیچ بشر خالی از خطا نبود ۔

فصل اول متعلق بہ حالات عام

(۱) وجہ تسمیہ | کبوتر کو عربی مین حمام کہتے ہین - اور انگریزی مین پجن اور فارسی مین کبوتر - اور ہندی مین کبوت - کوبتر -

صاحب صحاح الجوہری[۱] فرماتے ہین کہ حمام کا لفظ عربون کے پاس جملہ کنٹھے دار پرند کے لئے مستعمل ہی جیسے فاختہ - قمری - قطا ورشان کبوتر - نر و مادہ دونون پر یہی لفظ بولا جاتا ہے - حمامۃ مین تاے تانیث نہین ہے - بلکہ تاے وحدت ہے - لیکن محاورہ مین لفظ حمام صرف اہلی کبوترون وغیرہ کے لئے مخصوص ہے - واحد کو حمامۃ اور تثنیہ اور جمع کو حمام کہتے ہین -

(۲) اموی کا قول ہی کہ جو کبوتر شہرون مین گھر بنا کر انڈے بچے نکالتے ہین وہ دواجن اور حمام کہلاتے ہین - کبھی واحد کو بھی حمام کہد یتے ہین جیسا کہ بعض شعراے عرب نے باندہا ہی -

(۳) ابو حاتم اصمعی نے کتاب الطیر الکبیر مین نقل کیا ہی کہ جنگلی کبوترونکو

یمام کہتے ہین ۔ اور ایک جنگلی کبوتر کو یمامہ ۔ اور یمام کے متعدد اقسام ہین
آپ ہی کا قول ہے کہ حمام اور یمام مین فرق یہ ہے کہ حمام کی دُم کا اسفل
جو پشت سے متصل ہی سپیدی لئے ہوئے ہوتا ہے ۔ اور یمام کے اس مقام
مین سپیدی نہین ہوتی ۔

(۴) **نووی** نے کتاب التحریر مین امام **اصمعی** سے نقل کیا ہے کہ ہر طوق
والا پرندہ حمام ہے ۔ اور طوق سے مراد وہ سرخی ۔ یا سبزی ۔ یا سیاہی ہے
جو کہ پرندون کی گردن پر محیط ہوتی ہے ۔

(۵) **کسائی** سے منقول ہی کہ حمام جنگلی کبوتر ہے ۔ اور یمام شہری ۔
مگر علامہ (۶) **دمیری** کی تحقیق اس کے برعکس ہے ۔ جیسا کہ اوپر بیان ہوا ۔

(۷) **ازہری** نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ حمام کا اطلاق
ہر ایسے پرندہ کے لئے ہے جو کہ ایک دَم سے بلا مہلت پانی پیتا ۔ اور گلے سے
مسلسل آواز نکالتا ہے ۔ اگرچہ اوس کے اقسام الگ الگ ہون ۔

(۷) امام ممدوح نے عیون المسائل مین تحریر فرمایا ہے کہ جو پرندہ ایک وقت مین بلا تنفس پانی پیتا ہے وہ حمام ہے۔ اور جو قطرہ قطرہ لے کر پیتا ہے۔ جیسے مرغ وہ حمام نہین ہے۔ پس یہ بات تحقیق پا چکی کہ جمہور اہل لغت کے نزدیک حمام سے مراد عموماً صحرائی وشہری یعنی برّی و اہلی طوق رکھنے والے پرندے ہین جنکی ایک قسم کبوتر ہے۔

(۸) پروفیسر اسے نیوٹن کا قول ہے کہ انگریزی زبان مین پجن سے مراد ایک گھونسلا بنانے والا۔ گونجنے والا جانور ہے۔ آپ فرماتے ہین کہ ماہران علم طیور نے خاندان کُلمبی کے کل اقسام پرند کو جس مین۔ فاختہ۔ قمری وغیرہ داخل ہین۔ پجن ہی سے موسوم کیا ہے۔

(۹) فارسیون نے لفظ کبوتر سے وہی خاص قسم مراد لی ہے جس کے متعلق یہ کتاب ہے۔ جس سے فاختہ وغیرہ دوسرے اقسام خارج ہین جنکے لئے جدے جدے نام ہین۔ اسی کا مخفف زبان فارسی مین کوتر اور مبدل

کفتر ہے۔ اردو مین کبوتر ہی بولا جاتا ہے۔ اور ہندی مین کبوت یا کپوتر

(۲) صفات و خصوصیات و عادات و عمر کبوتر

صاحب حیوۃ الحیوان فرماتے ہین کہ صفات و عادات کبوتر سے ایک یہ ہے کہ وہ اپنے گھر کو بہت دوست رکھتا ہے۔ ایک ہزار کوس کے فاصلہ پر بھی وہ چھوڑ دیا جائے تو وہ اپنے گھر چلا آتا ہے۔ اور اسی خاص صفت کی وجہ سے اوس کے ذریعہ سے دور دراز مقامات کی خبرین ملتی ہین۔ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ وہ ایک دن مین تین ہزار کوس کی مسافت طی کرتا ہے۔ بعض کبوتر ایسے ہین کہ جب انکو غیر شخص پکڑ لیتا ہے۔ اور دس برس تک اونکو اون کے وطن سے دور رکھتا ہے تو وہ اپنے ثبات عقل او قوت حافظہ کی وجہ سے اپنے گھر اور وطن کو یاد رکھتے ہین یا جب کبھی اونکو موقع ملتا ہے وہ اڑکر اپنے اصلی مقام پر آجاتے ہین۔

آپ فرماتے ہین کہ بسا اوقات کبوتر کو اوس کے زمانہ سفر مین دشمنون سے بھی سابقہ پڑتا ہے یعنی شکاری پرندے کبوتر کے شکار مین بے حد کوشش کرتے

رہتے ہین ۔ شاہین اور باز کا ڈر اوس کے دل مین بے حد رہتا ہے ۔ اور باوجود
اس کے کہ اوس کی پرواز شاہین اور باز اور تمام پرندون سے زیادہ ہے ۔
مگر وہ اِن دونون دشمنون کے روبرو بے بس ہو جاتا ہے ۔ اور مشکل سے جانبر ہوتا ہے
ابن قتیبہ نے کتاب عیون الاخبار مین مثنی بن زہیر سے نقل کیا ہے
کہ مین نے بعض عادات جو کسی مرد یا عورت مین دیکھے وہ کبوتر مین بھی دیکھے ۔
یہ اپنی مادہ کے سوا دوسری مادہ کو نہین چاہتا ۔ اسی طرح اوس کی مادہ نر کی
عاشق ہوتی ہے ۔ یہ جو عام طور پر مشہور ہے کہ فاختہ کے جوڑے سے ایک کا
بندوق سے مارا جانا دوسرے کو مجبور کرتا ہے کہ وہ اوس مقام پر آکر خود بھی شکار ہو
یہ تخصیص مشتہرہ سارے خاندان کبوترون سے متعلق ہے جس مین فاختہ بھی
داخل ہے ۔ کبوترون مین بھی یہ خاص صفت موجود ہے ۔ کہ اوس کا جوڑا
جس مقام پر مارا جاتا ہے ۔ وہ اوس کی تلاش مین ضرور چکر لگاتا ہے ۔ اور
اس کی پروا نہین کرتا کہ خود اوس کی جان خطرہ مین ہے ۔ الخ

کبوتر کا نر مادہ کو اپنے ساتھ راغب کرنے کے لئے گونجتا ہے اور ناچتا ہے اور جب مادہ اوس کے گونجنے اور بلانے پر راغب ہو کر اوس کے گھر مین تیرنے لگتی ہے۔ اور اوس کے قریب ہو جاتی ہے تو وہ اوس کے پیرون مین اپنا سر رکھہ دیتا ہے۔ اور یہ راز و نیاز اوس کے گھر مین ہوا کرتا ہے جیسا کہ ناظرین نے اکثر دیکھا ہو گا۔ اور جب اس کے بعد دونون گھر سے باہر نکل آتے ہین اور جفتی پر آمادہ ہوتے ہین تو مادہ بن سنور کر عشوہ و ناز کے ساتھ اوس کے آگے چلتی ہے۔ اور نر کو قریب پا کر دیتی ہے۔ اور نر نہایت آہستگی اور نرمی کے ساتھ جفتی کرتا ہے۔

علّامہ دمیری لکھتے ہین کہ کوئی پرند ایسا نہین دیکھا گیا کہ جفتی کے وقت بوسہ بازی کرے جیسا کہ کبوتر کرتا ہے جس کو کبوتر بازون نے دانہ بدلینی سے تعبیر کیا ہے۔ علّامہ دمیری ہی کا قول ہے کہ کبوتر اپنی جفتی کے باب مین عفیف یعنی غیر تمند ہے۔ وہ جفتی کے وقت اپنی دُم نیچے دبا لیتا ہے

تاکہ شرمگاہ مادہ کی مخفی رہے۔ آپ فرماتے ہین کہ تجربہ کارون کا قول ہے کہ جو مادہ اپنے نر کے سوا کسی دوسرے نر سے بعض حالات مین نطفہ حاصل کرتی ہے اور انڈے دیتی ہے وہ اکثر گندے ہو جاتے ہین۔

آپ ہی کا قول ہے کہ کبوتر کا ایک جھول دوسرے جھول سے چھہ مہینہ کا فاصلہ رکھتا ہے یعنی مادہ سال مین دو بار انڈے دیتی ہے لیکن جس زمین مین اس کے خلاف عمل پایا جاتا ہے وہان کے کبوتر جلد بڈّہے ہو جاتے ہین۔ فرمایا ہے کہ کبوتری ہمیشہ دو انڈے دیا کرتی ہے۔ اور انڈے دینے سے پہلے چودہ دن تک حاملہ رہتی ہے۔ اِن انڈون سے ایک مین نر بچہ بنتا ہے اور دوسرے مین مادہ۔ اور شاذونادر دونون نر۔ اور بہت ہی شاذ دونون مادہ ہوتے ہین۔ پہلا انڈا دینے کے بعد دوسرا دن ناغہ کرتی ہے۔ اور تیسرے دن دوسرا انڈا دیتی ہے۔ اِن تین دِنون مین نر مادہ کو کھیدتا رہتا ہے۔ یعنی ڈبّہ سے باہر بہت کم رہنے دیتا ہے یہان تک کہ مادہ کو دانہ کھانا مشکل

ہو جاتا ہے جس طرف وہ جاتی ہے اوس طرف وہ اوس کے ساتہ اور
اوس کو چونچ سے مارتا پھرتا ہے جب وہ اپنے گہر مین آکر بیٹہہ جاتی ہے تب وہ
بہت سکین کے ساتہ اوسکا پیچھا چھوڑ دیتا ہے۔ قدرت نے یہ عادت اوس کی فطرت
مین اس لئے پیدا کر دی ہے کہ وہ مادہ کو اوس کے گہر سے زیادہ باہر رہنے نہ دے
تاکہ انڈا خانے سے باہر نہ دیدے۔ اور انڈونپر بیٹہہ کر سینے کی عادی رہے
جب مادہ دونون انڈے دے چکتی ہے۔ اور سینے کے لئے بیٹہہ جاتی ہے تو
رات اور دن مین باری باری سے نر اوس کی مدد کرتا ہے۔ تاکہ اس عرصہ مین
مادہ دانے پانی سے فراغت پاکر کچھہ آرام لے سکے۔ الغرض انیسوین دن پہلے
انڈے سے بچہ نکل آتا ہے۔ اور غالباً وہ نر ہوتا ہے۔ اور اکیسوین دن دوسرے
انڈے سے دوسرا بچہ نکلتا ہے۔ اور اکثر وہ مادہ ہوتا ہے۔

علّامہ **دمیری** فرماتے ہین کہ جنس کبوتر کو پروردگار عالم نے الہام
کیا ہے کہ جب اوس کے بچّے انڈون سے نکل آتے ہین تو اونکا باپ پہلے تو ہوا

بھرتا ہے - پھر شور مٹی چبا کر بچون کو کھلاتا ہے تا کہ اون کے کھانے کا راستہ صاف ہوجاوے - اور رطوبات غلیظہ دفع ہوجاوین - پھر اوس کے بعد اپنے معدہ کی گلی ہوئی غذا کئی دن تک بچون کے مان اور باپ اون کو کھلاتے ہین - اور پھر رفتہ رفتہ تازہ غذا اپنے معدہ سے اوگل کر بچون کے منہ مین بھیر دیتے ہین - اور وہ اوس کے کھانے کے عادی ہوتے جاتے ہین -

ارسطو حکیم کا قول ہے کہ کبوتر کی عمر طبعی آٹھہ سال ہے -

(۳) اقسام عام | کبوتر کے عام اقسام صرف دو ہین -

ایک صحرائی جو ویرانون برجون اور درختون وغیرہ مین رہتا ہے اسکو عربون نے بری کہا ہے دوسری قسم شہری ہے - جو عربی زبان مین اہلی سے مشہور ہے جس کے اقسام اور اشکال مختلف ہین - اور اون کے نام بھی جُدے جُدے - جیسے زبان عرب مین - رواعب - مراعیش - عداد - سداد - مضرب - منسوب وغیرہ ہم - ہندوستان کے ان اقسام کو ایک خاص فصل مین آیندہ بیان کرین گے

انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہ امر مسلّم ہے کہ برّی یا صحرائی پر۔ اہلی یعنی شہری کو مختلف اعتبارات سے تفوّق حاصل ہے۔ اور یہ ترجیح بلحاظ اوس انس کے بھی ہے۔ جو کبوتر اہلی کو انسان سے ہے۔ برخلاف برّی کی نفرت کے۔ اور نیز اون مختلف رنگون کی وجہ سے جو قدرت کی تائید اور اُستادونکی کوشش سے شہری کبوترون مین پیدا ہوے ہین۔ جو اس قدر ترقی کر گئے ہین کہ اون کے لئے خاص خاص حدود اور تعریفات قائم ہوگئے ہین۔ اور صرف باعتبار رنگ اون کے مختلف نام ہوگئے ہین۔

محققین کے نزدیک یہ امر مسلّم ہے کہ اہلی کبوتر کی اصل بھی برّی ہے۔

پروفیسر اے نیوٹن کے ایک دلچسپ مضمون سے جو کتاب انسائکلوپیڈیا برٹانکا مین طبع ہوا ہے۔ ظاہر ہے کہ جنگلی قسم کا اصلی رنگ بہت مرغوب ہے۔ آپ فرماتے ہین کہ اِن کی دُم کنگورہ دار۔ اور رانہائے نرون کے اوپر کے حصہ کی رنگت گہری سلیٹ کی سی۔ اور نیچے کے حصہ مین

اودی اور گردن کی دونوں جانب چمکدار نیلے۔ سبز اور سنہرے بال۔
اور مادہ کا رنگ اوپر کے حصّہ میں زردی مائل سپید۔ اور حصّہ زیرین میں
دُہندلا سپید۔ گردن پر کچھ ذرا سی چمک ہوتی ہے۔
آپ ہی کا قول ہے کہ جنگلی کبوتروں میں بھی ہزارہا اقسام پائی گئے
ہیں۔ اور یہ تقسیم باعتبار جسامت۔ پرواز۔ صفات خاص۔ اور باعتبار
خوراک ہے۔ ان میں سے ایک خاص قسم صرف میوے پر زندگی بسر کرنیوالی
بھی پائی گئی۔ اور کہا جاتا ہے کہ اس آخرالذکر قسم کا گوشت کل اقسام سے
لذیذ تر ہے۔ بعض کی چونچ کا اندرونی حصّہ سینگ جیسی سخت چیز سے بنا ہوا
پایا گیا ہے۔ آپ ہی کا قول ہے کہ مقام لیڈن کے عجائب خانہ میں اقسام
کبوتروں کی ایک فہرست شیگل نامی ایک مؤلف کی لکھی ہوئی ہے۔
اس میں البتہ قیمتی معلومات ہیں۔ مسٹر ٹمنک کی بسوط کتاب جو کبوتروں کے
اقسام پر حاوی ہے۔ بیشک بہت پرانی ہے۔ اور ویسی ہی ہے۔ جیسے

مسٹر سلبی کی تصنیف موسوم بہ نیچرل ہسٹری آف ڈی کولمبائی
ڈی لیکن باوجود اِن کتابون کے آجکل کی تحقیقات کو بتلانیوالی اور اِن کے
متعلق مفید مضامین رکھنے والی ایک خاص کتاب کی بڑی ضرورت ہے الخ
فارسیون نے اپنی پُرانی شاعری مین بھی اس جانور سے کچھہ مطالب پیدا کئے ہین
انہون نے اپنے معلومات اور اپنے مقامی تجارب سے باعتبارات مختلفہ اسکے
مختلف اقسام کا ذکر کیا ہے۔ جیسے کبوتر صحرائی۔ معلقی۔ زرہی۔ چاہی
محمد قلی سلیم فرماتے ہین۔ کہ ؎ وطن خوش ست اگر تنگنائے زندان ست
بود غریب فضائے چمن کبوتر چاہ ؎ رضی دانش
چو بیدردان مدان از حال مجنون بیخبر مارا کبوترہائے صحرائی ست مرغ نامہ بر مارا
کبوتر۔ پرپا۔ کا پتہ بھی ان کے کلام سے چلتا ہے جس کو ہم ہندوستان
مین پاؤن پرا کہتے ہین جس کی سُست پروازی مُسلّم ہے ملا طغرائی فرماتا ہے کہ
؎ زبسکہ ریشہ دوانید از رطوبت مے بطِ شراب برنگ کبوتر پر پاست

ولہ ؎ سست چون کبوتر پر بارِ کتب عمین قاصد پاے خویش اگر پر بر آورد

انہین نازک خیالون نے کبوتر دوبامہ اور کبوتر دوبرجی سے شخص ہرجائی مراد لیا ہے۔ اور صاحبانِ مصطلحات نے لکھا ہے کہ کبوتر دوبامہ و دوبرجی اپنے خاص گہر کو نہین پسند کرتا جس کسی کبوتر کے آشیانہ مین موقع پاتا ہے وہین انڈے رکہدیتا ہے۔ سنجر کاشی فرماتے ہین۔ ؎

جاے نمیروم ز در و بام این حرم نے زان کبوتران دو رنگِ دوبامہ ام

فارسیون نے کبوتر یاہو کو بہی اپنے کلام مین باندہا ہے جس کی عمدہ نسل اس وقت مشہد مقدس مین پائی جاتی ہے۔

برٹش انڈیا کے اہل فوج آجکل بہی کبوترِ نامہ بر کی قدر کرتے ہین اور اوس کی نسل کی بہت حفاظت کرتے ہین۔ رات دن وہ ان کی آزمایش مین مشغول رہتے ہین۔ مؤلف نے ایک فوجی کپتان کو اسی نسل کے دو کبوترونکی قیمت ماصہ منظور کرتے ہوے دیکہا ہے۔ وہ فرماتے تہے کہ ہمنے کسی اور

جانور کو تیز پروازی کے ساتھ ایسا تیز نظر اور وفادار اور رفیق نہین پایا۔ جب وہ اپنے مقام سے دور ہو کر مسافت بعیدہ پر سے چھوڑ دیا جاتا ہے تو اوس کو بھوک پیاس کی کچھہ پروا نہین ہوتی بلکہ اسی کی کوشش ہوتی ہے کہ اپنے مقام پر آجاے۔ اول وہ بلند ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور پھر اوس بلندی پر سے اپنے مقام کی سمت کو تالاش کر لیتا ہے۔ جب اوس کو اوس کا سراغ ملجاتا ہے، تو وہ پھر اوس جانب روانہ ہو جاتا ہے۔ اور گھنٹون کی راہ لمحون مین طی کرتا ہوا منزل مقصود پر پہنچ جاتا ہے۔ یوروپین اس قسم کو کل اقسام پر مرجح خیال کرتے ہین

(۴) کبوتر کا ذکر قرآن و حدیث مین صاحب حیوٰۃ الحیوان نے ذکر کیا ہے کہ امام ثعلبی وغیرہ نے وہب بن منبہؓ سے تفسیر آیت **وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ** مین نقل کیا ہے کہ حق تعالیٰ نے دودہ کے جانورون مین بکری کو پسند کیا ہے۔ اور پرندون مین کبوتر کو۔

ابوداؤد وطبرانی وابن ماجہ وابن حبّان نے جیّد سند کے ساتھ حضرت

ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ سیدنا نبی علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا کہ
ایک کبوتر کے پیچھے لگا ہوا ہے۔ پس فرمایا کہ شیطان ہے جو کہ شیطانہ کے پیچھے
لگا ہوا ہے۔ اور ایک روایت مین ہے کہ شیطان کے پیچھے شیطان پڑا ہوا ہے
بیہقی نے کہا ہے کہ اس حدیث کا مصداق بعض اہل علم نے ایسے شخص کو قرار
دیا ہے جو کہ ہمیشہ اپنے وقت کو کبوتر بازی مین صرف کرتا ہے اور زیادہ تر لو علل
صرف اڑانے مین رکھتا ہے جس کی وجہ سے ہمسایون کی بے پردگی ہوتی
ہے۔ صرف یہی ایک طریقہ ناپسندیدہ ٹھیرا ہے۔

بیہقیؒ نے اُسامہ بن زیدؓ سے روایت کی ہے کہ اُنہون نے فرمایا
کہ مین عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے پاس گیا تہا مین نے دیکھا کہ وہ اڑانے کے
کبوترون کو ذبح کرنے کا حکم فرماتے تہے۔ اور جوڑون کے کبوترون کو باقی
رکھتے تہے۔

ابن قانع اور طبرانی نے حبیب بن عبد اللہ سے اور اونہون نے اپنے باپ

عبد اللہ سے۔ آپ نے اپنے باپ ابی کبشہ سے۔ روایت کی ہے۔ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو لیمون اور سُرخ کبوترون کا دیکھنا بہت بھلا معلوم ہوتا تھا۔

حاکم نے تاریخ نیشاپور مین حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سبزہ اور لیمون اور سرخ کبوترونکا دیکھنا ہمیشہ بھلا معلوم ہوتا تھا۔ ابن قانع وحافظ ابو موسی نے ہلال ابن علاء کا قول نقل کیا ہے کہ حمام احمر سے مراد سیب ہے۔ پہر ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ یہ معنی حمام احمر کے مینے کسی اور سے نہین سُنے اور یہہ بات پایہ تحقیق کو پہونچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان مین حمام احمر یعنی سرخ کبوتر تہے جس کو وردان کہتے تہے۔

ابن سنّی کی کتاب عمل الیوم واللیلہ مین خالد بن معدان سے مروی ہے کہ اونہون نے روایت کی ہے معاذ بن جبل سے کہ حضرت علی کرّم اللہ وجہہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی طبیعت کی وحشت اور گھبراہٹ کا

شکوہ کیا۔ آپ نے اونکو کبوتر کا جوڑا رکہنے کا حکم دیا اور یہ فرمایا کہ جب کبوتر کو بجا کرین تو تم خدا کو یاد کرو۔ لیکن حافظ ابن عساکر نے اس حدیث کو غریب اور اوس کی سند کو ضعیف کہا ہے۔

ابن عدی نے اپنی کتاب **کامل** مین میمون بن موسیٰ کے ترجمہ مین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وحشت طبیعت کی شکایت بیان فرمائی تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ کبوتر کا جوڑا پالو وہ تمکو مانوس کرلے گا اور اپنے بچون سے تمکو فائدہ پہونچا دے گا اور اپنے آواز سے تمکو نماز کے لئے جگا دے گا۔

محمد بن زیاد طحان کے احوال مین میمون بن مہران سے اور اونہون نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم جوڑے دار کبوترون کو اپنے گہر مین پالو۔ کیونکہ وہ جنات کو تمہارے بچون سے پھر اکر اپنی جانب مشغول کر لیتے ہین۔

(۵) کبوتر کے متعلق احکام شرعیہ | علامہ دمیری فرماتے ہین کہ شریعت اسلام مین کبوتر مع اپنے تمام اقسام کے بالاجماع حلال ہے۔ اس لئے کہ وہ پاک چیزون مین سے ہے۔ شارع نے اوس شخص پر جس نے احرام باندھا ہو قتل کبوتر کے عوض بکری کا خیرات کرنا واجب گردانا ہے۔

کبوتر اور ہر ایک اوس پرندے کا انڈا جو حرم مین رہتا ہے لے لینا احرام باندھے ہوے شخص پر حرام ہے۔ اور اوس کے تلف کردینے پر اوس کی قیمت کا خیرات کرنا لازم آویگا یہ شافعیؒ کا مذہب ہے۔ اور امام احمدؒ اور دوسرے ائمہ اسی کے قائل ہین۔ مزنی اور بعض اصحاب داؤد نے کہا ہے کہ انڈون کے تلف کرنے سے ضمان لازم نہین آتا۔ امام مالکؒ کا قول ہے کہ انڈے کے تلف کرنے سے اصل جانور کی قیمت کا دسوان حصہ خیرات کرنا ہوگا۔

ابن منذر نے کہا ہے کہ کبوترون کے انڈون کے ضمان مین علما کا اختلاف ہے

علی اور عطا کا قول ہے کہ دو انڈون کے عوض ایک درم واجب ہوگا۔
اور زہری اور شافعی اور ابو ثور کا قول ہے کہ انڈے کے اتلاف سے
اوس کی قیمت دینی ہوگی۔

شکار کبوتر کے متعلق علماء کا قول ہے کہ جب مملوک کبوتر
غیر مملوک کبوترون کے ساتھ مخلوط ہوکر پھندے مین آجاے تو اون مین سے
کسیکا شکار جائز نہین ہے۔ اور اگر صحرائی کبوترون مین مملوک کبوتر مخلوط
ہو جاوے تو شکار جائز ہے۔ اگر ایک شہر کے مملوک کبوتر جو کہ بیشمار
ہون۔ دوسرے شہر کے مباح کبوترون کے ساتھ مخلوط ہو جائین۔ تو
اوسمین دو روایتین ہین۔ قول اصح یہ ہے کہ ان کا شکار جائز ہے۔
جو کبوتر برجون یا اور مقامات مین جمع ہین اون کی بیع کے احکام ویسے
ہی ہین جیسے تالاب کی مچھلیون کی بیع کے احکام ہین۔ اگر اڑتے ہوے
کبوترون کو کسی نے اس امید پر فروخت کیا کہ وہ عادت کے موافق

واپس آجاوین گے تو اس کے متعلق بھی دو روایتین ہین۔ ان دونون مین صحیح تر روایت یہ ہے کہ اون کی بیع جائز ہے۔ اور یہ شکل بعینہ ایسی ہی ہے جیسے کسی نے اپنے کسی غلام کو کسی کام پر بھیجکر غائبانہ اس امید پر فروخت کر دیا کہ وہ حسب عادت واپس آجائیگا تو ایسی بیع جائز ہے۔ اور بعض کے نزدیک یہ بیع ناجائز ہے۔ اس لئے کہ کبوتر لایعقل شی ہے لہذا اوس کے واپس آنے کا کچھہ بھروسہ نہین ہے۔

کبوتر بازی کے متعلق شرعی حکم یہ ہے کہ کبوترون کو انڈون اور بچون کے لیے یا اُنس و تفریح یا نامہ بری کے لئے پالنا بلا کراہت جائز ہے اور اوڑانے یا شرط بدنے کے لئے پالنے مین اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ جائز ہے۔ اس لیے کہ لڑائی کے وقت نامہ بری کے لئے اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور نامہ بری اوڑانے ہی سے متعلق ہے۔ لیکن صحیح قول یہ ہے کہ ناجائز ہے۔ اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اوڑانے کی نسبت ممانعت فرمائی ہے۔ ایسا کبوتر باز بشرطیکہ اوس کی
کبوتر بازی میں جوا وغیرہ شریک نہ ہو۔ گواہی مین قبول کیا جاوے گا
کبوتر کی بیٹ کی بیع شرعاً ناجائز ہے۔ اور اوس کی قیمت لینا حرام ہے
یہ مذہب شافعی رحمہ کا ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ کا قول ہے کہ اوس کی بیع
مثل اور چیزون کے جائز ہے۔

(۶) کبوترون سے خواب کی تعبیر | صاحب حیوۃ الحیوان فرماتے ہین کہ
اگر کسی نے خواب مین کبوتر کو دیکھا تو اوس کے اشکال مختلفہ سے یہ تعبیرین
مخصوص ہین جن کی صراحت ذیل ہین کی جاتی ہے۔

(۱) مجرد کبوتر کو خواب ہین دیکھنا کسی سچے دوست یا محبوب یا انیس سے
ملنے کی اُمید ہے۔ اور کبھی وہ کبوتر کسی حسینہ عورت سے تعبیر کیا جاوے گا
جو پاکباز ہو اور اپنے شوہر کے سوا کسی کو نہ چاہتی ہو۔

(۲) اگر خواب مین کسی بیمار کے سر پر کبوتر بیٹھا ہوا نظر آوے تو اوس کی

تعبیر موت ہے۔

(۳) اگر خواب مین برج کبوتر نظر آوے تو اوس کی تعبیر یہ ہی کہ عورتونکا مجمع ہونے والا ہے۔

(۴) اگر خواب مین کبوتر کے بچّے نظر آوین تو اولاد کی خوشخبری مراد ہوگی

(۵) اگر کسی نے خواب مین کبوترون کو چارہ کھلایا۔ یا اپنے پاس بلایا یا کبوترون اور کوّون کو ایک جگہ جمع کرتے ہوے دیکھا تو اوس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ شخص حاکم مقرر ہوگا۔

(۶) اگر خواب مین کبوتری کے بولنے کی آواز آے تو اوس کی تعبیر ایک ایسی عورت سے ہوگی جو اپنے شوہر سے دل مین ناخوش ہے۔

(۷) اگر خواب مین کبوتری آتی ہوئی نظر آوے تو اوسکی تعبیر خط کا آنا ہے۔

(۸) جس نے خواب مین کبوتری کو اڑتی ہوئی دیکھا اور وہ پھر نہ آئی تو اوس کی تعبیر یہ ہے کہ اوس کی عورت یا تو مرجایگی یا وہ خود اوسکو طلاق دیگا

(۹) جس نے خواب مین کبوتر کا بازو کتر ڈالا تو وہ اپنی بیوی کو گہر سے باہر نہ جانے کی حلف دیگا یا اوس کی عورت بچّہ جنے گی یا حاملہ ہوگی۔

(۱۰) جو کوئی خواب مین کبوتر کو راستہ بتاتا ہوا دیکہے تو اوس کو دور سے کوئی خبر آنے والی ہے۔

(۱۱) جاماسب حکیم کا قول ہے کہ جو شخص خواب مین کبوتر کا شکار کرے تو وہ اپنے دشمنونکا مال کہا ویگا۔

(۱۲) آپ ہی کا قول ہر کہ جو کوئی خواب مین کبوتر کی آنکہہ مین کوئی عیب دیکہے تو اوس کی تعبیر یہ ہے کہ اوس کی عورت کا دین یا اوس کے اخلاق درست نہین ہین۔

(۱۳) ابن مقری کا قول ہر کہ کبوتر کو خواب مین دیکہنے کی تعبیر یہ ہے کہ وہ دشمنونپر غلبہ پاویگا اور فرحت حاصل کریگا۔ اور اوسکو سیر و تماشا نصیب ہوگا۔ اور کبہی اوس کبوتر سے اولاد والی عورت اور بڑی نسل والا

مرد تعبیر کیا جاتا ہے۔

(۷) بعض تاریخی واقعات اور نتائج | کبوتر مسلمانوں کے نزدیک ایک متبرک جانور ہے اور دوسرے اقوام و مذاہب بھی اس کو عزیز رکھتے ہیں۔ خانۂ کعبہ میں بھی کبوتر پلے ہوئے ہیں۔ بہت سے مساجد میں انکا گزر ہے متعدد دیولوں میں کبوتر پالے جاتے ہیں۔ احادیث صحیحہ سے جنکا اجمالی بیان اوپر ہو چکا ہے ثابت ہے کہ ہمارے پیمبر برحق علیہ السلام نے کبوتر کو دوست رکھا تھا **بزّاز** نے مُسند میں روایت کی ہے۔ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غار میں چھپے تھے تو خداوند کریم کے حکم سے ایک جنگلی کبوتر کے جوڑے نے اوس کے راستہ میں گھونسلا بنا کر انڈے دیدئے۔ اور مشرکین جو حضرت کی تلاش میں پھرتے تھے۔ اس گھونسلے کو دیکھ کر پھر گئے۔ حرم شریف کے کبوتر اسی جوڑے کی نسل سے ہیں۔ **ابن وہب** نے روایت کی ہے کہ فتح مکہ کے دن وہاں کے کبوتروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر

سایہ کرلیا تھا۔ آپ نے اونکو برکت کی دعا دی۔

بڑے بڑے فلاسفر اور حکمائنے بھی کبوتر کو اپنے گھرون میں رکھنا پسند کیا

اکثر بادشاہون نے بھی اس کو مرغوب نگاہ سے دیکھا۔

ہارون الرشید کو کبوتر پالنے کا بہت شوق تھا جس کا ذکر

علامہ دمیری نے حیوٰۃ الحیوان مین کیا ہے۔

غرض شاہی کبوتر خانون کا پتہ تاریخ سے ملتا ہے۔ اس کی وجہ ظاہر

یہی معلوم ہوتی ہے کہ یہ پرندہ بنفسہ بہت لطیف اور پاکیزہ اور خوبصورت ہے

طبیبون نے طبی اصول پر اس کے قرب۔ اس کی ہوا۔ اس کے گوشت پوست

اور اس کے کل اجزائے جسم کو بنی نوع انسان کے لئے مفید تسلیم کیا ہے جس کا

تفصیلی بیان اس کتاب کی دوسری فصل مین ہے۔

پروفیسر نیوٹن کا خیال کتاب انسائکلوپیڈیا برٹانکا سے ظاہر ہے کہ پرانے

رومی۔ لفظ کبوتر کو ایسی جگہ استعمال کرتے تھے۔ جہان بہت نرمی اور تہذیب کا

اظہار مقصود ہوتا تہا۔

اس کی ابتدائی تاریخ کا کچھہ پتہ طوفان نوحؑ سے بہی ملتا ہے۔ یعنی اوس واقعہ مین بہی کبوتر کا ذکر ہے۔ پروفیسر اے نیوٹن نے اسکا ذکر کیا ہے کہ شمالی امریکا کے جنگلی کبوتروں کی ٹکڑیان ایسی غیر متناہی تعداد مین سفر کرتی تہین کہ ولسن نامی ایک صاحب نے ایک ٹکڑی کا اندازہ ۲۲۳۰ ملین کی تعداد مین کیا ہے۔ اور اونکی تیز پروازی کے ثبوت مین ایک واقعہ کا ذکر کیا ہے کہ مقام نیویارڈ مین بعض ایسے کبوتر بہی شکار کئے گئے جن کے پوٹون سے وہ غیر منہضمہ عمان کے دانے نکلے جو یقینی جنوبی مقام کیارولینہ اور جارجیہ کے کہیتون مین کہائی ہوئے تہے جس کی مسافت بعیدہ حیرت مین مبتلا کرتی ہے بادشاہان فارس نے اسی تیز پروازی کی صفت کی وجہہ سے نامہ بری کا کام بہی اِن سے لیا ہے۔

الحاصل کبوتر کا شمار ادن پرندون مین نہین ہے جنکا رکہنا یا پالنا

صرف امارت کے چونچلون مین داخل سمجھا جاوے ۔ بلکہ حکماے سلف اور ہوشیار
سے ہوشیار قومون نے بہی اس کے وجود کو پسند کیا ہے ۔ اور اس کی مصاحبت
سے فائدہ اوٹہایا ہے ۔

رنگین کبوترون کی جماعت جو زمین پر پہیلی ہوئی ہوتی ہے ۔ وہ ایک
سرسبز چمن کا حکم رکہتی ہے ۔ جس کے دیکہنے سے دل باغ باغ ہو جاتا ہے ۔
ایک اکیلا اور تنہا شخص اس باغ روان سے اپنا دل دن بہر بہلا سکتا ہے ۔
ان کے دانے اور چارے کے مخارج سے بدرجہا زیادہ فائدہ ان کے بگڑے ہوے
پاٹہون کے گوشت سے حاصل ہو سکتا ہے جس کا استعمال انسان کے لئے نعمت ہے

جو حضرات تجارتی اصول پر عمل کرتے ہین وہ مخارج کو محاصل سے
وضع کر کے کچہہ اپنی گرہ مین بچا رکہتے ہین ۔

طبی وہ منافع جن کو بیان سے اس کتاب کی فصل دوم مملو ہے ۔ اس جمع
خرچ حسابی کے سوا ہین ۔ جو در حقیقت امرا اور بادشاہون کے لئے اسکو پالنے کے حقیقی نتائج ہین

دوسری فصل کبوتر کی نسبت طبّی تحقیقات کے بیان مین

(۱) کبوتر کا مزاج صاحب محیط اعظم اور دوسرے حکیمون کی تحقیق یہ ہے کہ کبوتر کے دو اقسام ہین - ایک بّری - دوسری اہلی -

بّری وہ ہی جو صحرا مین رہتا ہی جو اکثر یک رنگ یعنی خاکی مائل بسنبری ہوتا ہے - اور اہلی وہ ہے جو آبادیون اور گھرون مین پالا جاتا ہے جس کے رنگ مختلف ہوتے ہین - صحرائی مزاجاً گرم تر اور خشک تر - اور اہلی کے مقابلہ مین لطیف تر ہے اور اہلی درجہ دوم مین گرم - اور درجۂ اول مین خشک ہے - اور دونون اقسام مین رطوبت فضلیہ ہوتی ہے -

ان کے بچون کا گوشت جب تک وہ اُڑنے کے قابل نہ ہون درجۂ دوم مین گرم ہے - اور اوس مین حرارت کے ساتھ رطوبت فضلیہ بھی ہے خصوصاً اہلی کبوتر کی بچونمین جو کثیر الرطوبت ہین بعض کا قول ہی کہ اوس بچّہی کا گوشت جو اُڑنے کے قریب ہو رطوبت فضلیہ کے ساتھ گرم و تر ہوتا ہے - اور حرارت

اور تقویت مین معتدل۔ اور بعضون نے اس کے گوشت کو جوان کبوتر کے مقابلہ مین حار اور زیادہ مرطوب خیال کیا ہے۔

شیخ الرئیس کا قول ہے کہ کبوتر بچّہ کے گوشت مین کثرت رطوبت فضلیہ کی وجہ سے غلظ بھی ہے۔

(۲) کبوتر کی ہوا یہ بات بھی خواص کبوتر مین داخل ہے کہ اوسکے پرواز کی ہوا۔ اور اوس کا قرب انسان کے لئے سبب امن ہے۔ اور امراض دماغی اور عصبانی اور عفونی سے جیسے سکتہ۔ بیہوشی۔ ام الصبیان جمود۔ فالج۔ خدر۔ طاعون۔ وحشت۔ اور فساد ہوا۔ وغیرہ۔ انسان کو بچاتی اور محفوظ رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اطبا نے کبوتر اہلی کو گھرون مین پال رکھنا پسند کیا ہے۔

اطبا کا قول ہے کہ جس شخص کے چیچک نکل آئی ہو اوس کے قریب یعنی خواہ اوس کے مقام سکونت کے نیچے ہو یا اوپر کسی جانب مین کبوترون کا وجود

مریض کے لئے بہت مفید ہے ۔

(۴۳) کبوتر کا گوشت | کبوتر کے گوشت کے کہانے سے ۔ مرض فالج ۔ لقوہ
رعشہ ۔ خدر ۔ اور استرخا ۔ دفع ہوجاتا ہے ۔ خون صالح کی تولید ہوتی ہی
بدن کی تسمین ۔ اور گُردون کو تقویت ۔ باہ کو نفع ۔ منی کی تولید ہوتی ہے
اور استسقای زقّی ۔ وطبلی کے لئے خصوصیت کے ساتہ فائدہ بخش ہے ۔
شیخ الرئیس کا قول ہی کہ کبوتر کے ان پاٹہون کا گوشت جو اڑنے
کے قریب ہون ہضم مین نہایت سبک اور اس گوشت کے کھانے سے خون
صالح بدن انسان مین پیدا ہوتا ہے وہ چوزون کے گوشت سی بدرجہا بہتر ہے
گیلانی فرماتے ہین کہ کبوتر کے بچون کے گوشت کو تلون کے تیل مین
بغیر نمک اور مصالحہ کے پکا کر کھانے سے سنگ مثانہ توٹ جاتا ہے ۔ اور مفید
موقع مین خارج ہوجاتا ہے ۔ آپ کا قول ہی کہ غذا مین گوشت کبوتر کا استعمال
گُردہ کا مُصلح اور منی کو زیادہ کرتا ہے ۔ آپ ہی کا قول ہے کہ گوشت کبوتر

سریع الہضم اور مولّد خلطِ صالح۔ اور مسکّن التہاب ہی۔ سرد مزاجون کو بہت موافق ہے۔ کباب گوشت کبوتر بچہ کو ادویہ گرم کے ساتہ ہرگز استعمال نہ کرنا چاہیئے۔ گرم مزاجون کو اسکا استعمال پیاز۔ اور مغز خیار کے ساتہ مفید ثابت ہوا ہے خصوصاً وہ شخص جسکا خون کم ہو گیا ہو اوس کے لئی یہ غذا بہت مفید ہے جس شخص کے پیٹ مین درد ہو یا سرد مزاج ہو اوس کے لئے کبوتر کا شوربا بہت مفید ہے جس شخص کو کثرت استعمال شراب کی عادت ہے اوس کو گوشت کبوتر سے احتراز ہی اولےٰ ہی۔ پھر آپ نے فرمایا ہے کہ درد کمر کے علاج کے لئے اس کا گوشت بہت فائدہ مند ہے۔ اگر اس کو چنون کے ساتہ پکا وین۔ یا سویہ کے عرق کے ساتہ۔ تو اس کے کھانے سے کرم خارج ہو جاتے ہین۔ جس قدر مضار اس گوشت سے مسلّم ہین اون کا مصلح سرکہ اور پیاز ہے۔ اور انار کا رس اور شربت بہی۔

(۴) کبوتر کا خون | حکماء کا قول ہی کہ کبوتر کا لہو گرما گرم زخمون پر ٹپکا دینے سے

التیام کے آثار بہت جلد پیدا ہو جاتے ہین۔ اگرچہ وہ زخم ہڈی تک پہنچ چکا ہو اور خاص کر اوس وقت زیادہ نافع ہوتا ہے جبکہ اوس کے ساتہ روغن گل شریک کر لیوین۔ جالینوس کا قول ہے کہ کبوتر کے اون پاٹہون کا خون جن کے پر ابہی ابہی نکلے ہون آنکہہ مین ٹپکاوین تو آنکہہ کے پرانے زخمون اور جمے ہوے خون اور پردہ اور شب کوری کو دفع کرتا ہے۔ اسی طرح اگر کبوتر کے خون کو ناک مین ٹپکاوین یا پیشانی پر طلا کرین تو نکسیر کو روک دیتا ہے۔ نیز اگر سوکہے ہوے خون کو بقدر دانہ باقلا کہالین تو نکسیر کے لئے مفید ہے۔

(۵) کبوتر کی چربی | حکماء کا قول ہے کہ کبوتر کی چربی کی مالش زخمون اور قرحون کے نشانات کو بدن سے مٹا دیتی ہے اور جلد کو چمکانے لگتی ہے۔ نیز اون زخمون کو مٹاتی ہے جو سر مین اور بالون کی جڑون مین ہو جاوین۔

(۶) کبوتر کے پر | جالینوس کا قول ہے کہ کبوتر کے پرون کو اوسی کے سر کے ساتہ پیس لین اور پہر اوس کو بطور سرمہ استعمال کرین تو آنکہون کی جہلّی

اور تیرگی اور شب کوری دفع ہوگی۔

(۷) کبوتر کا پتّا | **جالینوس** کا قول ہے کہ کبوتر کے پتّے کو کسی ایسے بیمار کی آنکھ مین پھیرین جس مین پانی اوتر آیا ہے یا سپیدی یا پردہ آگیا ہے تو اس سے بہت نفع ہوگا۔

(۸) کبوتر کی ہڈی | **گیلانی** کا قول ہے کہ کبوتر کی ساق کی ہڈی کو جلا کر کسی بتّی کے ذریعہ سے اوس کا شافہ رکھین تو اعادۂ بکارت کے لئے اسرار سے ہے۔

(۹) سنگدان کبوتر | **گیلانی** کا قول ہے کہ جب کبوتر کے سنگدانے کو تازہ نکال کر آلایش اندرونی سے صاف و پاک کرکے اوس کا سفوف بناوین اور مار گزیدہ کو کھلاوین تو زہر دفع ہوجاتا ہے۔

(۱۰) کبوتر کا پیٹ | **آپ ہی** کا قول ہے کہ جب زندہ کبوتر بچہ کا پیٹ چاک کرکے زہریلے سانپ یا بچھو کے کاٹے ہوے مقام پر اوسکو باندہ دین تو زہر اُتر جاتا ہے

(۱۱) کبوتر کے انڈے | **جالینوس** کا قول ہے کہ کبوتر کے انڈے مزاجاً بہت گرم

ہین اگر کچّے انڈے پی لین تو سینہ کی سختی اور رخساروں کے رنگ کی اصلاح کے لئے بہت مفید ہین۔ جب شہد کے ساتہ بچّون کو کھلاوین تو وہ جلد بات کرنے لگتے ہین۔ **گیلانی** کا قول ہے کہ کبوتر کے پانچ انڈون کو سور کی چربی کے ساتہ ملاکر نوطو نپر طلا کرنے سے باہ کے لئے نہایت فائدہ بخش اور مؤثّر ہے۔

(۱۳) **کبوتر کی بیٹ** کبوتر کی بیٹ باعتبار یبوست اور حرارت درجۂ سوم مین شدید ہے خصوصاً کبوتر برّی کی بیٹ۔ یہ جلا بخشنے والی ہے۔ اور اسکا شمار اون دواؤن مین ہے جن کے استعمال سے رنگ صاف ہوتا ہے۔

حکماء کا قول ہے کہ کبوتر کی بیٹ کو آرد جو۔ آرد گندم۔ اور قطران کے ساتہ گرم پانی مین پیسکر حل کرین اور مرہم کی شکل مین تیار کرلین۔ اور پہر کتان کے کپڑے پر اوس کو مل کر برص کے مقام پر چسپان کردین تو تین دن مین مرض کی کمی نظر آوے گی۔ اور پہر اسی طرح عمل کرنے سے مرض جاتا رہیگا۔

بعض اطباء نے لکھا ہے کہ کبوتر کی بیٹ کو جَو کے آٹے کے ساتہ پیس کر

ضماد کرنے سے اورام سخت کی محلل اور ملین ہے۔ اور اسی کو السی کے بیج اور سرکہ
کے ساتھ شریک کرکے ضماد کریں۔ خنازیر یعنی کنٹھ مالے کو تحلیل کر دیتی ہے۔ اور شہد اور
السی کے بیج کے ساتھ ملا کر لیپ چڑھانے سے اورام صلب اور دُمبلوں کو گلا دیتی ہے
اور زخموں کی خشک جھلی کو دفع کر دیتی ہے۔ اور قرحہ آتشک کو نفع بخش ہے۔
اسی طرح اگر جو کے آٹے اور سرکے اور شہد کے ساتھ بیٹ کو ملا کر پکالیں اور حریرہ
کے قوام پر لا کر اوسکا ضماد کریں تو اون تمام امراض کو مفید ہے جنکا بیان
اوپر ہوا۔ اور جب صرف بیٹ کو سرکہ کے ساتھ ملا کر مسّون اور بڑھے ہوئے
مردار گوشت پر طلا کریں تو بہت نفع ہوتا ہے۔ اور اس کا طلاء مرض قوبا
اور وجع مفاصل کو نفع بخش ہے۔ اور عام طور پر محلّل ادویہ کے ساتھ بیٹ کو
مخلوط کرکے لگانے سے تمام اقسام کے اورام دفع ہوتے ہین۔

اسی طرح کبوتر کی بیٹ کو پارچہ کتان مین لپیٹ کر جلاوین اور اوس کی
راکھ کو روغن زیتون کے ساتھ ملا کر جلے ہوے جسم پر طلا کریں تو زخم بہت جلد التیام

پذیر ہو جاتا ہے۔ اور نیز کبوتر کی بیٹ کو رائی کے ساتھ پیس کر ہر ایک عضو پر ضماد کرنے سے اوس کی سردی دفع ہو جاتی ہے۔

جالینوس کا قول ہے کہ کبوتر کی بیٹ کا ضماد رائی اور ہالون کے ساتھ پرانے درد سر اور آدہے سر کے درد اور جگر کے عارضے اور پہلو کے درد اور جوڑون کے درد اور نقرس کے لئے نہایت نافع ہے۔

آپ ہی کا قول ہے کہ کبوتر کی جلی ہوئی بیٹ کا طلا ناک پر نکسیر کے روکنے کے لئے اعلیٰ درجہ مین مفید ہے۔

آپ ہی نے فرمایا ہے کہ اگر کبوتر کی بیٹ ایک درم سے ۳ درم کے وزن مین شہد کے ساتھ دوا اگر کہائی جاے تو استسقای بارد کے لئے نافع ہے۔

اور اوس کا طلا سرکہ کے ساتھ بہی استسقا کے لئے مفید ہے۔ اور اسی طرح اوس کا طلا پیٹ پر مستسقی کو فائدہ بخشتا ہے۔ اور کبوتر کی بیٹ کا حقنہ گرم پانی کے ساتھ درد شکم اور مرض قولنج کو دفع کرتا ہے۔

اگر دو یا تین درم کے وزن مین اوس کو دارچینی کے ساتہ کھایا کرین تو سنگ مثانہ کے توڑنے کے لئے مجرب ہے ۔ بعض کا قول ہے کہ اس مقصد کے لئے لال رنگ کے کبوتر کی بیٹ بقدر یک درم اور دارچینی بقدر تین درم استعمال کرنا چاہیے حکمائے کہا ہے کہ اگر کبوتر کو السی کے بیج کہلاوین اور پہر اوس کی بیٹ کو جس قدر کہ ہتیلی مین سما سکے کہایا کرین تو اس سے سنگ مثانہ بالکل توٹ جاتا ہے گیلانی کا قول ہے کہ کبوتر کی بیٹ کو جلا کر اوس کا نمک تیار کرین اور اسکو مولی کے عرق کے ساتہ کہاوین تو اوس کے اثر سے سنگ مثانہ توٹ جاتا ہے اور کبوتر صحرائی کی بیٹ کے جوشاندہ مین بیٹہنے سے عُسر البول کا شکوہ زائل ہو جاتا ہے ۔

تیسری فصل ۔ رنگین کبوترونکے اقسام اور حدود کے بیان مین

رنگین کبوترون کے اقسام بے شمار ہین ۔ اور ہر ایک قسم اور اوس کے حدود کے لحاظ سے اونکے جُدے جُدے نام ہین ۔ مجرد نامون سے اون کے تعریفات اور

حدود کا معلوم ہونا بہت مشکل ہے۔ اس لئے کہ استادون نے صرف کسی ایک وجہ یا علامت کے لحاظ سے ایک قسم کا نام الگ رکھدیا ہے جو مجموعی صفات و تعریفات پر حاوی نہین ہے۔ اور ہر ایک قسم کے حدود بھی معین ہین جنکا بیان قسم وار آ ذیل مین کیا جاتا ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ رنگین کبوترون مین صرف انہین کبوترون کو شامل سمجھنا چاہیئے جو مختلف الالوان ہون یعنی جن کے پرون مین مختلف رنگ کے پر ہون لیکن عام رائے یہ ہے کہ جوڑون کے کبوترون کی مجموعی جماعت پر جس سے کبوتر باز اڑانے کا کام نہین لیتے ہین۔ اور جنکو صرف تماشا اور تفریح کے لئے پال رکھتے ہین رنگین کبوترون کا اطلاق ہوسکتا ہے جس مین محض سفید کبوتر۔ اور محض سیاہ۔ یا سرخ۔ یا کاسنی۔ یا زرد۔ یا سبز بھی ایک رنگ ہے۔

اب ہم ان فضول بحثون اور کلیون مین اپنا زیادہ وقت ضائع نہین کرنا چاہتے اور ان لفظی اختلافات مین پڑنا نہین پسند کرتے جو ہر ایک ملک کے استادون مین

پائے جاتے ہین بلکہ ایک سلسلہ سے اون اقسام کو بیان کرنا مناسب خیال
کرتے ہین جو ہماری نظر سے گزرے ہین تاکہ ابتدائی شوقین اوس دہوکہ سے
بچین جو اون کی ناواقفیت کی وجہ سے اہل بازار اونکو دیا کرتے ہین۔
اس فصل کے پڑہنے سے اونکو اس جانور کے اچّھے اور برے اقسام کی اطلاع
ہو جاوے گی۔ وہ کبھی ایک قسم کو دوسری قسم کے دہوکے مین نہ لین گے
اور ہر ایک قسم کے تعریفات اور حدود سے بخوبی واقف ہو جاوین گے۔
(۱) لقّا اردو زبان کا لفظ ہے۔ اسم مذکّر۔ اقسام کبوتر سے ایک اعلیٰ
قسم۔ اس کو انگریزی مین۔ فیان ٹیل سے موسوم کرتے ہین۔ یعنی پنکھے کی سی
دُم والا کبوتر۔ درحقیقت اس کی دُم مثل عاجی یا کاغذی گول پنکھے کے چوڑی
اور پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ اس کا رجحان سر کی جانب ہوتا ہے۔ اور اس کبوتر کا
سر کسائی کی وجہ سے دُم سے جا ملتا ہے۔ بعض ایسے لقّے بھی ہم نے دیکھے ہین
جن کی دُم مین ۸۰ پر۔ اور پاؤن پر بھی لانبے لانبے پر تھے۔ اور سر پر ایک خوبصورت

چوڑی تہی - بعض کی آنکھہ سیاہ - اور بعض کی ہوتی چور - بعض کے پر ریشمی جیسے
کرکنا تہہ مرغ کے پر - اور بعض کے سادہ باعتبار رنگون کے سیاہ - کاسنی - سرخ
سبز - سرمئی - کبرے - لیکن مکھی لقے - اور شیرازی لقے بہت کمیاب ہین
ہمنے اپنی عمر مین صرف ایک فرد شیرازی لقے کی دیکھی ہے - اہل ہندنے
رنگ برنگ لقون کو رنگین کبوترون مین شمار کیا ہے - اور باعتبار خوبصورتی
کے اِس کو اعلیٰ قسم کا کبوتر مانا ہے بعض لقون کی کسائی اس درجہ مین
بڑہی ہوئی ہوتی ہے کہ وہ دانہ مشکل سے کہاتے ہین - اور تمام دن اونکو کستے
اور ناچتے ہوے گزر جاتا ہے خدا کی قدرت ہے کہ ان صفات کی مادہ جب
انڈونپر بیٹہتی ہے تو اوس کی کسائی خودبخود کم ہو جاتی ہے - جب وہ اپنے
گھر سے باہر نکل آتی ہے تو بدستور کسنے لگتی ہے - انگریز اس قسم کے نہایت
شایق ہوتے ہین -

(۳) **مکھی** ہندی زبان مین مُنہ کو مکھہ کہتے ہین - بدین وجہہ کہ اسکا

چہرہ اور مُنہ برخلاف تمام جسم کے سفید ہوتا ہے لہذا اسکا نام استادون نے
مکھی رکھا ہے۔ ہندی زبان مین اس قسم کا نام مکھی ہے۔ اہل لغت نے لکھا ہے
کہ مکھی ایک قسم کا کبوتر ہے جو ذرا گردن کو کسی موٹی رکھتا ہے۔ اور جسم کے رنگ کے
خلاف سفید سر ہوتا ہے ایک اہل زبان نے جس کا تخلص آبرو تھا کہا ہے ؎

اس ناتوانکی حالت مین ان جا کہے وہ اڑکر ✤ میرا یہ رنگ رو ہے جیسا مکھی کبوتر

ہندوستان کے بعض اُستادون کی راے ہے کہ مکھی کبوتر چوٹی دار ہونا چاہیے۔
اور چوٹی جسم اور مُنہ کے رنگ کی حدِّ فاصل ہو یعنی چوٹی کے سوا باقی تمام پر
چہرہ کے سفید ہون۔ اور اسی حد سے چونچ کے نیچے کے بال بھی ایک دائرہ مین
سفید رہین۔ حتّٰی کہ چونچ پر بھی کوئی سیاہ دھبّہ نہ ہے۔ باقی تمام جسم کے پر و بال
سیاہ۔ یا سرخ۔ یا زرد۔ یا سبز۔ یا اگرئی۔ یا کاسنی۔ یا سرمئی ہون بعض کی
راے ہے کہ ہر ایک بازو کا ایک ایک آخری پر سفید رہے بعض نے دو دو اور تین
تین تک بھی جائز رکھا ہے۔ جس مکھی مین کسائی نہ ہو وہ اعلیٰ درجہ کا مکھی نہین

سمجھا جاتا ۔ یہ کبوتر جس قدر چھوٹے قد کا گٹھا ہوا ۔ چوڑے سینے مختصر دُم اور بھاری مغز کا ہو وہ بہتر ہے ۔ اہل ہند کا قول ہے کہ مکھی وہ جو چوڑی مین سے نکل آوے یعنی بہت چھوٹے قد کا ہو ۔ پانون بھی چھوٹے ہون ۔ اہل لکھنؤ چوٹی کے مکھی کو زیادہ پسند کرتے ہین جس مکھی مین کسائی نہین ہوتی اوس کو اڑتے ہوے ساتھ مین ملا دیتے ہین ۔ یہ قسم درحقیقت بہت خوبصورت ہے بشرطیکہ حدود معینہ بالامین کامل اُترے ہم نے اپنی عمر مین زرد مکھی نہین دیکھا ۔ لال مکھی بھی نہایت کمیاب ہے ۔

(۳۳) سِشستر و بکسر اول زبان اردو کا لفظ ہے بمعنی وتی صورت غمگین ۔ یہ اوس کبوتر کا نام ہے جو مکھی کا عکس ہے یعنی اس کے تمام جسم کے پر سفید ہوتے ہین اور چہرہ سیاہ ۔ یا سرخ ۔ یا سبز ۔ یا زرد ۔ یا کاسنی یا اور کسی رنگ کا ۔ استادون کی راے ہے کہ اس کے دونون بازو کے دو دو یا ایک ایک پر بھی اوسی رنگ کے ہون جس رنگ کا چہرہ ہے ۔ اور دُم کا رنگ

مثل چہرہ کے ہو۔ یہ بڑے یا متوسط قد مین عمدہ خیال کیا جاتا ہے کسائی اسکے لئے عیب ہے۔ چہرے اور دُم کے سوا باقی جسم یا تو سفید محض ہو۔ یا مختلف رنگ کے پرون سے مملو۔ آخر الذکر کو گلدار کہتے ہین۔ سفید محض سے گلدار زیادہ قیمتی ہوتا ہے بخصوص جب کہ مختلف رنگ کے گل ہون سبز اور سیاہ اور کاسنی۔ شستر وکے سوا ہم نے مختلف رنگ کے گل نہین دیکھے۔ زرد اور سرخ شست رو کے گل ہمیشہ زرد و سرخ ہی ہوتے ہین۔

اہل دکن نے بی چوٹی کے شستر وکو پسند کیا ہے۔ اور لکھنو اور دلّی والون نے چوٹی دار کو۔

(۴) ببر عربی زبان مین ایک قسم کے شیر کا نام بَبر ہے جو افریقہ کے بنون مین پایا جاتا ہے۔ اس کی گردن زبردست۔ اور گردن کے اطراف کھڑے ہوے بال ہوتے ہین۔ ایک خاص قسم کے کبوتر کو بھی ببر کہتے ہین جس کی گردن پر مُنہ کی جانب پلٹے ہوے پرون کا حلقہ ہوتا ہے۔

ہندوستان مین اِسی کو اولٹی چوٹی یا اولٹے پرون کا کبوتر کہتے ہین۔
اور انگریزی مین جاکپین یا نن نن۔ انگریزی زبان مین تارک الدنیا عورتون کا
نام ہے۔ جن کی سفید توپی گلے تک چہرہ کو چھپا دیتی ہے۔ ببر کبوتر کے
گلے کے اولٹے بال اسی کے مشابہ ہوتے ہین۔ اس کا چہرہ مثل مُکھی کبوتر کے
سفید ہوتا ہے اور دُم بھی سفید اور باقی جسم کے پر و بال سیاہ یا سرخ
یا زرد یا سبز۔ اور پیرون کے قریب مین کچھہ کچھہ سفید پر۔ بعض ببر سری پانون
تک سفید ہوتے ہین بعض کے جسم پر رنگ برنگ گل۔ مغز بڑا سینہ چوڑا
قد متوسط۔ پانون چھوٹے یہ بڑا خوبصورت کبوتر ہے کلکتہ اسکا وطن ہے
اس کی آنکھہ موتی چور ہوتی ہے۔ اس قسم مین نر و مادہ کی شناخت بہت
مشکل ہوتی ہے۔ اس لیے کہ نر و مادہ دونون کے چھٹے بند ہوتے ہین
(۵) شیرازی زبان فارسی کا لفظ۔ منسوب بہ شیراز۔ کبوتر کی ایک
قسم۔ قد بڑا۔ بہت زبردست۔ گِدھ کے قریب قریب۔ سینہ چوڑا آنکھین

بڑی بڑی اور پلکین سرخ۔ سر بڑا۔ نلیان موٹی۔ ابرو سفید جس کی سفیدی کا آغاز چونچ کے بالائی حصہ سے ہو۔ اور باقی رنگ سر کے اوپر کے حصّہ سے گردن کے آخر تک سیاہ یا سرخ یا زرد یا سبز یا کاسنی وغیرہ۔ دُم کے کُل پر سفید ہون بازؤن کے تمام پر اوسی رنگ کے جس رنگ کا سر ہے۔ اور سینے اور پانون کے بال بالکل سفید۔ پانون پر لانبے لانبے پر۔ یہ بڑا روددار اور وزنی کبوتر ہے۔ اس مین جو قسم گلی شیرازی کی ہے۔ اوس کے سینے اور پانون کے پر دو مین مختلف رنگ کے پر ہوتے ہین۔ اس کی قدر و قیمت اول الذکر سادے شیرازی سے زیادہ ہے۔ یہ کمیاب اور قیمتی قسم ہے۔ چھوٹے قد کی شیرازی کبوتر کثرت سے ملتے ہین۔ بعض استادانِ ہند کی رائے ہے کہ چونچ کا بالائی حصّہ بھی اوسی رنگ کا ہو جس رنگ کا سر ہے۔ لیکن اتفاق اسپر کہ چونچ اور ناخن بالکل سفید ہون تو بہتر ہے۔ گلدار شیرازی کے بچّے کم عمری مین سادے شیرازی کے سے ہوتے ہین۔ اور جوانی مین گل نکالتے ہین۔

جس شیرازی کے بازؤن مین بعض سفید پر ہون اوسکو قلیخہ کہتے ہین۔ اورجسکی دُم مین بعض اور رنگ کے پر ہون وہ تیرہ سے موسوم ہوتا ہے۔ اور یہ دونون عیوب مین داخل ہین۔ اہلِ ہند اس کبوتر کو عموماً بہیگے ہوے چنے کھلاتے ہین اوران کے بچون کو گوشت کا قیمہ کھلایا جاتا ہے تاکہ قدآور ہون۔ شیرازی کو چوٹی نہ ہونا چاہیئے۔

(۶) خال | زبان اردو کے اہل لغت نے۔ خال۔ سے دورنگا کبوتر مراد لیا ہے۔ اور ایک معنی کرکے اون کا یہ اجمال بیان صحیح بہی ہے۔ خال وہ کبوتر ہے جس کے چہرے اور گردن کا رنگ مثل شیرازی کے ہو۔ اور دُم کا رنگ مثل گردن کے۔ اور درمیانی حصّہ اور بازو سفید ہون۔ اور سینہ بہی مثل شیرازی بے گل کے سفید ہو۔ اسی قسم مین ایک قسم کا نام گلی خال ہے جس کے سفید حصّہ مین بہی رنگ برنگ کے پر ہوتے ہین۔ یہ بہت خوبصورت اور قیمتی کبوتر ہے۔ خال کُل رنگون مین ہوتا ہے یعنی سیاہ خال۔ سبز خال۔ سرخ خال۔ زرد خال۔ کاسنی خال

دکن مین کاسنی خال اور سبز خال کمیاب ہے۔ سرخ و زرد خال مین دوسرے رنگ کے گل نہایت نایاب ہین جسکو ہم نے نہین دیکھا اکثر ہم رنگ گل تیے ہوتے ہین اس کبوتر کو کبوتر بازانِ ہند زیادہ پسند نہین کرتے اور جس کو وہ خال سے موسوم کرتے ہین۔ وہ دکن مین خرقعی سے موسوم ہے جس کا بیان آیندہ اویگا خال مُتوسّط یا چھوٹے قد کا مرغوب ہے۔ اُڑتے ہوے کبوترون کے ساتہ مین اِس کا کوئی ایک فرد بطور نشان کے مرغوب سمجھا جاتا ہے۔ اس کی چونچ اور ناخن کی سپیدی زیادہ مطبوع اور داخل حدود ہے۔

خال جو چوٹی دار ہو وہ اچھا نہین سمجھا جاتا۔

(۷) خرقعی | خرقعی کبوترا آگرہ کا بہت مشہور ہے جس کو وہان کے باشندے خال کہتے ہین۔ اور دکن مین خال کی ایک جدا قسم ہے جس کا بیان اس سے پہلے ہوا۔ خرقعی کے حدود مثل خال کے ہین اس قدر اضافہ کے ساتہ کہ اس کا سینہ بھی صرف پوٹے تک اوسی رنگ کا ہو جس رنگ کی گردن اور دُم ہے

اس کے بہی دو قسم ہوتے ہین (۱) سادہ (۲) گلدار۔ جیسا کہ خال کے اقسام ہین۔ گلدار خرقعی زیادہ قدر کی نگاہ سے دیکہا جاتا ہے۔ خرقعی کا قد بہت چہوٹا اور سینہ چوڑا۔ مغز بڑا۔ چونچ چہوٹی۔ پانون کی نلیان کوتاہ۔ دُم بہی چہوٹی ہونی چاہیئے۔ اِن صفات سے موصوف خرقعی کو اہل ہندولایتی کہتے ہین۔ آجکل اسکا معدن آگرہ ہے۔ جہان ایک مشہور کہارنی انکے جوڑون کو پال رکہا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ جب واجد علیشاہ مرحوم کے کبوتر مٹیابرج کے تباہی کے بعد ہراج ہوئے تو اِسنے سب خرقعی ایک ساتہ خرید کرلئے۔ خال خال لکہنؤ مین بہی ملتے ہین اور حیدرآباد مین کمیاب ہین۔ دکن مین انکی نسل مکمل حدود کے ساتہ بہت کم ہے۔ برخلاف خال کے جو دکن ہی مین کثرت سے ملتے ہین۔ چوٹی دار خرقعی قابل تعریف نہین سمجہا جاتا۔

(۸) چوہا چندن یہ لفظ زبانِ اردو کا ہے۔ اوس کبوتر کا نام جس کے مُنہ اور سر اور پوٹے کا رنگ گردن کی حد تک بہورا سرمئی مثل چوہے کے ہو اور باقی

تمام جسم پر مثل چندن کے شتری رنگ کے ہون۔ ہم نے اس کے عکس مین ایسے چوہا چندن بہی دیکہے ہین جن کے سر اور پوٹے اور گردن کا رنگ مثل چندن کے تہا اور باقی جسم کا رنگ مثل چوہے کے۔ دونون قسم کو چوہا چندن کہتے ہین اس کی چونچ عموماً بہت چہوٹی۔ نغر بڑا۔ اور قد مثل قمری کے ہوتا ہے اور بعض کی آنکہہ موتی چور مثل گرہ باز کے۔ اور بعض کی آنکہہ بالکل کالی۔

یہ کبوتر عموماً بے چوٹی کے پسند کیا جاتا ہے۔ یہ بڑا تیز پرواز کبوتر ہے۔ اس قسم مین بعض کے پیرونپر بہی پر ہوتے ہین لیکن جس کا قد بڑا ہوتا ہے اوسکو اڑتے ہوے ساتہ مین ملا لیتے ہین۔ چوہا چندن کی اعلی تعریف یہ ہے کہ اوس کے پیرون پر پر نہ ہون۔

(۹) نساورا یہ ہندی زبان کا لفظ ہے۔ بقول اہل لغت کبوتر کی ایک خاص قسم جس کا تمام رنگ سبز ہو اور دوشہپر سفید۔ اس کو اہل ہند نامہ بر بہی کہتے ہین۔ دلی والے تشبیہاً کہتے ہین کہ (آج اوس کے خوب نساوے

اُڑے) یعنی خوب جوتے پڑے۔ لیکن نساوروں کے اصلی عدد وہ نہین ہین جن کو صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے۔ بلکہ نساورا کبوتر خواہ کسی رنگ کا ہو سپید ہو یا سبز یا سیاہ یا کاسنی یا سرخ یا زرد تمام جسم کے پر ایک رنگ کے ہون۔ کبوتر لانبا ہو۔ اور خُرد نوکہ۔ پانؤن پر لانبے لانبے پر۔ سر چھوٹا آنکھ سیاہ۔ یہ کم پرواز جانور ہے مگر ہیئت مجموعی بہت خوبصورت ہوتا ہے سپید نساورے بہت بہلے معلوم ہوتے ہین۔

(۱۰) یاہو اس کبوتر کا اصلی وطن مشہد مقدّس ہے۔ ہندوستان مین کثرت سے ملتا ہے۔ اہل لغت لکھتے ہین کہ اس کبوتر کا کوئی خاص رنگ نہین ہے سفید بھی ہوتا ہے۔ کالا بھی۔ یہ کبوتر بڑا لمبا دم کھینچتا ہے یعنی گونجتا ہے اور اوس کی گونج مین ہو کی آواز پائی جاتی ہے۔ اسی واسطے یہ نام رکھا گیا۔ یہ کبوتر اڑنے کے کام کا نہین ہوتا۔ زبان دانانِ ہند سے حضرت ذکی فرماتے ہین ؎ پند نے سو دسے بہتر تہا کہ یاہو کہتے ؛ کاش انسان کے

عوض بنتے کبوتر واعظ ؛ فارسیون نے بہی اِس کا ذکر کیا ہے مُلّا طغرا
فرماتے ہین ؎ کبوتر چو یاہو زداز فرط شوق ؛ شداز ذکراو بوستان
گرم شوق ؛ یہ قدمین بڑا اور پانوٗن پر ا ہوتا ہے ۔ چوٹی دار کی زیادہ قدر ہے
بعض سپید یا ہو مشہد مقدّس سے لاے ہوے ایسے ہی دیکھے گئے ہین جو
پانوٗن پرے بہی تہے ۔ اور چوٹی دار بہی ۔ اور ایک اور نازک سی چوٹی اون کی
چونچ پر تہی ۔ دکن مین یہ نایاب ہین ۔

(۱۱) پُہکا یہ کلکتہ کا کبوتر ہے جس کی نسل وہین سے پہیلی ۔ غالباً
ٹیا برج کا صدقہ ہے ۔ کبوتر بہت لانبا ۔ بے چوٹی ۔ گلا سبز اور سیاہ گندی دار
سفید رنگ بعض مین سیاہ گل ۔ گلا مثل پہکنے کے پہولا ہوا ۔ جب یہ مستی مین
گونجنے لگتا ہے تو گلا اور زیادہ پہول جاتا ہے ۔ رہ رہ کر وہ اپنے گلے کی ہوا
خالی کرتا رہتا ہے ۔ مگر پہر ہوا بہر جاتی ہے ۔ دانہ کہاتے وقت البتہ ہوا کو
خالی کر لیتا ہے ۔ اوس وقت ایک خالی جہولدار خریطہ گلے کے نیچے لٹکتا ہوا

نظر آتا ہے۔ لیکن دن کا بڑا حصہ گلا پھلائے ہوئے گزر جاتا ہے۔ اور
ایک خاص ہیئت دکھائی دیتی ہے۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ گویا چونچ سے
متصل گلے کے نیچے ایک بڑی رسَولی ہے۔ قد مین بڑا اور بلند ہوتا ہے۔
دکن مین کمیاب ہے۔ البتہ کلکتہ مین اس کی تجارت ہوتی ہے اس کی
آنکھین موتی چور ہوتی ہین۔

(۱۳) روشن | یہ فارسی زبان کا لفظ ہے بمعنی چمکیلا۔ نورانی صاف
دکن مین ایک خاص قسم کے کبوتر کا نام ہے۔ جس کے گلے اور گردن پر چمکتے
ہوئے سبز پر ہون۔ اور بازو پر سیاہ دوہرے گنڈے۔ اور جسم کا رنگ
سپیدی مائل کھیلے رنگ کی راکھ کا سا جس کو کبوتر باز چاندی کا ورق
کہتے ہین۔ دراز قد۔ بڑی بڑی سرخ آنکھ۔ سفید ناخن۔ سفید چونچ۔ چوڑا
مغز۔ یہ واقعی بہت حسین اور خوبصورت دکھائی دیتا ہے اور اڑانے
مین اس سے کام لیتے ہین۔ رنگین جوڑون مین بھی جامعیت الوان کے

لیئے رکھتے ہین۔

(۱۳) گرہ باز — بقول اہل لغت معلق زنی کرنے والا کبوتر جو بلندی پر

چڑھکر کلا بازیان کہاے حضرت ذوق فرماتے ہین

کہاںین کبوتران گرہ باز کی طرح ۔ سینہ سی آنکر سر دوش ہو اگرہ

یہ کبوتر چھوٹے قد اور سر اور چونچ کا مختلف الالوان اکثر سپید جسم پر کالے

گل بھرے ہوے نہایت گٹھیلا ہوتا ہے۔ اس کی بلند پروازی ضرب

المثل ہے۔ اہل ہند اس کو تنہا اُڑاتے ہین۔ دوشبانہ روز تک پرواز

مین رہ کر واپس آتا ہے بشرطیکہ باز۔ بحری کے شکار سے بچ جاوے

یہ زیادہ قیمتی کبوتر نہین ہے۔ رنگینون مین ایک آدھ جوڑا اس کا بھی

چھوڑ دیتے ہین۔

(۱۴) لوٹن — لوٹنے والا۔ تڑپنے والا۔ پھڑکنے والا کبوتر۔ اس کا

نام ہی نام معتبر ہے مگر کبوتر قابل تعریف نہین اکثر سفید رنگ کا

چوٹی دار ہوتا ہے۔ اور بعض مختلف الالوان بہی۔ بے چوٹی۔ متوسّط القد ماؤف دماغ۔ اس کا سر پکڑ کر ہلانے اور زمین پر چہوڑ دینے سے اوسوقت تک پھرکتا رہتا ہے جب تک اوس کو زمین سے اوٹہا کر اوس کے پیر نہ ہو نہ مارین۔ غفلت سے بعض کبوتر اسی صفت اور کمال ہین مرجاتے ہین۔ کمال کیا خاک ہے اور نہ کوئی صفت ہے نہ اوسکو حلاوت اور نہ تماشائیونکو لطف ولذّت جہان اور اقسام جمع ہین وہان اس قسم کا بہی ایک جوڑا خوگیر کی بہرتی کا مصداق ہے۔

(۱۵) خُردنوکا | خردنوک سے چہوٹی چونچ مراد ہے۔ اگرچہ لسناور اور سے چوہا چندن کے حدود مین بہی یہ صفت داخل ہے لیکن خُردنوکے کے نام سے ایک خاص قسم کا کبوتر ہم نے دیکہا ہے جس کی چونچ آدہے چاول کے برابر تہی اور ایسی پہیلی ہوئی تہی اور اوس کا منقار ایسا چوڑا تہا کہ وہ صلوتا طوطی سے مشابہ نظر آتا تہا۔ قد بہت چہوٹا۔ اور کبوتر عریض اور طولاً کوتاہ

سفید رنگ۔ خالی وقت مین بھی بار بار پرون کو تولتا ہوا۔ گلے مین ایک یہ بھورے رنگ کا طوق۔ مدراس کے ایک معمولی شخص کے پاس اسکا جوڑا تھا جس کی مادہ قابل تعریف نہ تھی۔ اوسنے ۵۰ روپیہ پر بھی بیچنا پسند نہ کیا۔ دریافت سے معلوم ہوا کہ لکھنو سے اوسنے خرید کیا ہے اور وہان بھی نایاب ہے۔ ہمارے پاس کے نساورون مین البتہ ایک بچا قریب قریب تب انھین صفات کا گرا تھا۔ کیا عجب ہے کہ اوسمین اس قسم کا میل رہا ہو یہ قسم بادی النظر ہی مین کم پرواز دکھلائی دیتا ہے۔

(۱۶) بصرئی اسی کبوتر کو نامہ بر بھی کہتے ہین۔ اس کی چونچ بہت لانبی ناک پر گوشت بڑہا ہوا اور آنکھین بڑی ہوتی ہین اور قد اور جسامت معتدل نہایت تیز پرواز۔ گھر کا بہت آشنا۔ اس کے بچّے جس گھر مین نکل آئے ہین وہ اپنی عمر تک اوس گھر کو نہین بھولتے۔ اس قسم کے بگڑے ہوئے یا پالے ہوئے انگریزی فوج والون نے ایک بڑی حد تک کام لیا ہے اور نامہ بری کی

خدمتین اون کے سپرد کی ہین۔ یہ غلط ہے کہ یہ خط لیجا کر جواب لاتا ہے
بلکہ ہوتا یہ ہے کہ زید اپنے گہر کے نکلے ہوے پاٹہے کو بکر کے ساتہ ایک پنجرے
مین بہیجدیتا ہے۔ اور بکر اپنے گہر کے نکلے ہوے پاٹہے کو زید کے سپرد کرتا ہے
دونون اونکو جالدار مقامات مین رکہتے ہین۔ جب زید نے چاہا کہ پیام کا
پرچہ بکر کے گہر بہیجے تو اوس کو اوس پاٹہے کے پرون مین باندہ کر مقید مقام
سے چہوڑ دیتا ہے اور وہ سیدہا اپنے اوسی مقام پر چلا آتا ہے جہان وہ
پیدا ہوا یعنی بکر کا گہر۔ اسی طرح بکر بہی اوس کے جواب مین اوس پاٹہے
خدمت لیتا ہے جس کو زید کے گہر سے لا رکہا ہے۔ ایک انگریزی فوجی افسر نے
مؤلف سے کہا کہ پانچ گہنٹون مین دوسو پچاس کوس کی مسافت یہ کبوتر آسانی
طی کرتے ہین۔ اور نہایت بلند اور تیز پرواز ہین اور کسی شکاری جانور کے
پنجہ مین بہت کم گرفتار ہوتے ہین۔ اس کی اعلی قسم کے حدود مین علاوہ
اون علامات کے جو اوپر بیان ہوے سبز رنگ بہی داخل ہے اور ہم نے اکثر

سیاہ اور سپید رنگ کے بصرئی بہی دیکھے ہین ۔ رنگین کبوتر کے شوقین اکثر ایک جوڑا اس قسم کا بہی رکہہ چہوڑتے ہین ۔

(۱۷) پوٹیا یہ کبوتر دراز اور پانوٗن پرا چہ ٹیدار ہوتا ہے جس کی گردن کسی قدر بلند ۔ اس کا سینہ بالکل سیاہ اور تمام جسم سفید جس پر مختلف رنگ کے پرون سے گل ہوتے ہین ۔ پوٹیے کبوتر کلکتہ مین ارزان ملتے ہین لیکن دکن مین کمیاب ہین ۔ مولف سے دلی کے ایک کبوتر باز نے کہا کہ پوٹیا کبوتر کے سینہ کے ساتہ دُم بہی ہمرنگ ہونا چاہیئے ورنہ اوس کو پیٹیا کہا جاویگا جیسا کہ خال یا خرقعی یا شستروکی سفید دم کو پیٹیا کہتے ہین ۔ یہ بات قرین اصول معلوم ہوتی ہے ۔ ہم نے صرف سیاہ سینہ اور سیاہ دُم کے پوٹیے کو دیکہا ہے جو اور رنگون مین یہ بہی ایک خوب صورت رنگ معلوم ہوتا تہا ۔

(۱۸) ریختہ لکہنو مین ہم نے اس کا ایک جوڑا دیکہا ہے ۔ ایک اُستاد

فرماتے تہے کہ ریختہ کوئی خاص قسم نہین ہے۔ بلکہ گلی خال یا گلی شیرازی ہی
سے بعض وقت بالکل سفید رنگ کے بچے گرتے ہین۔ اور کبہی کہین اون کے
کوئی دہبّہ بہی ہوتا ہے۔ مگر جوانی مین جب وہ گل نکالتے ہین تو اون کی تمام
جسم مین مختلف رنگ کے پر بہر جاتے ہین اور واقعی بہت بہلے معلوم ہوتے
ہین۔ سر سے پانون تک مختلف رنگون سے مملو نظر آتے ہین یہی وجہ ہے
کہ گلی خال یا گلی شیرازی کے بگڑے ہوے حدود کے بچون کو بہی اہل لکھنؤ
بہت قدر سے پالتے ہین۔ اور کہتے ہین کہ یہ رفتہ رفتہ ریختہ ہو جاوین گے
اور اون کے دہبے بہی گلون مین چہپ جاوین گے۔ ریختہ مثل شیرازی کے
قد اور پانون پرا۔ کوتاہ دُم۔ دراز سینہ۔ چو مغزہ ہونا چاہیئے۔

(۱۹) چپ یہ ایک قسم ہے جو گلی شیرازی۔ یا گلی خال یا خرقی سے
پیدا ہوتی ہے جس کا ایک بازو بالکل سیاہ یا اور رنگ کا ہوتا ہے یعنی رنگین
بازو مین ایک پر بہی سفید نہین ہوتا۔ دوسرا بازو بالکل سفید اور گلون مین

بھرا ہوا۔ اسی طرح سینہ پر بھی گل ہوتے ہین۔

(۲۰) للنکھے یہ اڑان کے کبوترون کی ایک قسم ہے جس کا رنگ سبز سیاہ گنڈون کے ساتہ۔ اور گلا چمکدار مثل روشن کبوتر کے قد بلند۔ دم کوتاہ سینہ چوڑا ہوتا ہے۔ اور آنکھہ مثل یاقوت کے سرخ اور چمکدار یہہ بہیئت مجموعی بہت خوب صورت دکہائی دیتا ہے۔ رنگین کبوترون کے مجموعہ مین اس قسم کا ایک جوڑا بھی ضرور رکہا جاتا ہے۔ ان کے جوڑے بچّون کو خوب پالتے ہین اور بہت جلد جلد انڈے دیتے ہین۔ دایہ گری کے لئے بہت موزون ہین۔

(۲۱) بڑ نکھہ یہ ایک خاص قسم ہے جس کی آنکھین انگریزی چوّنی کے برابر ہوتی ہین۔ اور پلک بالکل لال۔ اور جسم کا رنگ سفید یا سبز یا سیاہ۔ انہین تین رنگون کے بڑ نکھے ہم نے دیکھے ہین۔ یہ کچھہ زیادہ خوبصورت کبوتر نہین ہین۔ لیکن آنکھہ کی خاص صفت کے لحاظ سے رنگین جوڑون مین

ان کا شمار بھی کیا جاتا ہے۔ اِن کی بنیائی بہ نسبت اور کبوترونکے کم ہوتی ہی

(۲۲) جوگیا | یہ رنگ البتہ بہت خوب صورت معلوم ہوتا ہے جوگیا کے جسم کا رنگ خواہ سرخ ہوتا ہے یا زرد یا سیاہ یا سبز یا کاسنی لیکن بازون مین سفید گنڈے بچنے ہوے اور اون پر ایک سفید پان تمام سر قریب بہ سپیدی اور یہ سپیدی سر کے نیچے گلے تک اتر آتی ہے اور اوسکے نیچے کچھہ سپید گل ہوتے ہین چونچہ اور ناخن بھی سپید ہوتے ہین۔ بے چوٹی۔ چو مغز۔ چونچہ متوسط تیز پرواز۔ گٹھیلے جسم کا۔ اڑانے کے لئے بہت موزون اور مضبوط پایا گیا ہے۔ رنگین جوڑون مین بھی خوشنما نظر آتا ہے۔

(۲۳) گولہ | یہ ہندوستان مین اڑانے کے خاص کبوترون کی ایک قسم ہے جس کا رنگ عموماً سبز ہوتا ہے یا نیلا۔ کوتاہ قد۔ کوتاہ دم۔ دراز گردن جس مین چمکیلے پر ہوتے ہین۔ سفید چونچ۔ سفید ناخن۔ چونچ بہت چھوٹی۔ سینہ چوڑا۔ چو مغز۔ آنکھہ سرخ۔ تیرہ رنگ۔ معمولی کبوترون سے

کسی قدر بڑا ہے۔ رنگین کبوترون مین اس کا ایک جوڑہ بہی پسند کیا جاتا ہے

چوتہی فصل امراض کبوتر کے بیان مین

امراض کبوتر کا عام بیان | ایک انگریزی مصنف کا قول ہے کہ عموماً پرندون کے امراض اور اونکی تشخیص ایک سربستہ راز ہے جس قدر کوشش انسان اور چارپایہ جانورون کے متعلق محققین اور حکمانے کی ہے اوس کے سوین حصہ مین بہی پرند کے متعلق نہین کی گئی پرند مین خاص کر کبوتر ایک ایسا شریف جانور ہے اور ہر ایک ملک مین اوسکی پیدایش اس قدر کثرت سے ہے کہ تقریباً آبادی کے آدہے حصہ مین اوس کے پالنے کا رواج ہے غربا کے سوا امرا اور بادشاہون نے بہی اسکو اپنے نگاہون کے روبرو رکہنا پسند کیا ہے یہی وجہ ہے کہ اس کے امراض اور اونکے علاج کی نسبت فی الجملہ کوشش ہوئی ہے تاہم بہت سی باتین ظنی ہین۔ کبوتر کے شایقین کا ایک حصہ اگر خواص ادویہ اور علم تشریح و تشخیص سے واقف ہوتا تو ضرور کچہہ

نہ کچھہ راستہ اون کے امراض کی تشخیص اور علاج کا ہاتہ آتا بدین وجہ کہ
عام و خاص کو اون باتون کے معلومات حاصل نہین ہین وہ اپنے من مانے
طریقہ پر علاج کرتے ہین اور باقاعدہ طریقہ پر سبب مرض کی دریافت
اور تشخیص کی طرف توجہہ نہین کرتے پہر علاج کی فکر ہو تو کیون کر ہو
سب سے بڑے شوقین واجد علیشاہ تہے جنہون نے کلکتہ مین کبوترون کی
نگہداشت اور پرورش مین حد کردی تہی اگر وہ چاہتے تو اس جانب بہی
بہت کچھہ کوشش کر سکتے تہے لیکن انہون نے بہی بجز معمولی کبوتربازون
کی مدد کے معقول لوگون سے اس باب مین بہت کم کام لیا منجملہ اون کبوتر
بازون کے جو شاہی کبوترباز کہلاتے تہے ہم نے ایک سے ملاقات کی
اور ایک بیماری کی کیفیت اور اوس کے علاج کی تدبیر دریافت کی
انہون نے کہا کہ ہم نے منطق نہین پڑہی ہے جو آپ کے سوالات کا جواب
دین بیمار کبوتر کو روبرو رکہہ دو تو پہر ہم مسیحائی کر دکھلا دین۔ ہم نے

ایک ایسے کبوتر کو اون تک پہونچا دیا جس کا معدہ سڑی ہوئی غذا سے ملوا ور پہولا ہوا تہا۔ انہون نے فوراً اوس کے معدہ مین منہہ سے پانی بہر دیا اور اوسکا سر پکڑ کر جھٹکنے لگے دس بیس دانے نکل آے اور باقی بدستور رہے کبوتر نیم مردہ ہو رہا انہون نے کہا کہ بس ہے اسکا لی مرچ کہلا دو باقی دانہ ہضم ہو جائگا ہم نے اونکو اوس نکلے ہوے دانہ کی عفونت اور سڑاوٹ دکھلاے اور کہا کہ اگر ایک دانہ بہی اس کے معدہ مین باقی رہ جاے گا تو اس کے ہلاک کر دینے کے لئے کافی ہوگا لہذا معدہ کو کامل طور پر صاف کر دینے کی تدبیر دکہلاو انہون نے کہا کہ ایک ہی قی سے بیچارہ مرا جاتا ہے اب اوسمین کیا دم ہے بچ گیا تو خوشیان مناؤ اور اگر مر گیا تو مشت پر کا کیا رنج ہے۔ ہم سستے دامون تمکو دوسرا کبوتر لا دین گے ہم نے کہا کہ یہ حالت صحت مین ۲۵۰ کوس کی مسافت طی کر کے پانچ گہنٹہ مین خط کا جواب لا دیتا ہے کیا اس صفت کا کبوتر تم مجکو

باسانی لادوگے تو آپ نے فرمایا کہ یہ تو پرانی کہانیان ہین کتابون مین
پڑھ لیجیے۔ اس کے بعد ہمنے اون کے روبرو اوس کا معدہ چیرا اور
تمام متعفن دانے نکال دیئے اور گرم پانی سے معدہ دہو ڈالا اور پہر ٹانکے
دیکر درست کر دیا وہ بڑے متعجب ہوئے اور ہمکو اپنی سرکار کے پاس لیگئے
اور کہا کہ اس انگریز نے کبوترون پر بہی چیر پہاڑ شروع کر دی ہے۔ سیر چشم
نواب نے ہمکو تین سو روپیہ کی تنخواہ کا آفر کیا ہم نے شکریہ کے ساتہ اپنی
معذوری ظاہر کی۔ اس تمام واقعہ کے بیان کرنے سے مطلب یہ ہے کہ
سب سے بڑے نامی شوقین کو بہی بجز معمولی کبوتر بازون کے کوئی ایسے
ذرائع حاصل نہ تہے جن سے وہ اصولی طور پر سبب مرض پر مطلع ہو سکتے
اور تشخیص کامل کے ساتہ علاج کرتے پہر یاد شما کا کیا حساب ہے۔ اہل
ہندوستان کے پاس بے اصولی طریقہ پر بہی بعض مجرب نسخے ایسے ہین
جن سے کبوترون کا علاج عمدہ اچہی طرح پر کر سکتے ہین لیکن وہ ہمارے

کس کام کے وہ اونکو راز سربستہ اور علم سینہ بنا رکھے ہین۔ یورپ مین
بلاشک ایسا بخل نہین ہے جس قدر وہ جانتے ہین سب کچھ بتا دیتے ہین
اور اپنے تجربون کو اخبارون کے ذریعہ سے پبلک پر ظاہر کردیتے ہین
ایک دو انگریزی کتابین بہی ایسی ہین جن مین کبوترون کی بہت خوبصورت
اور رنگین تصاویر ہین لیکن اصل مقصد اونمین بہی فوت ہے ہم افسوس
کے ساتہ کہتے ہین کہ ہندوستان کو جہان اس جانور کی کثرت اور اعلی
صفات کے ساتہ اوسکی شہرت ہے اسکی طرف متوجہ ہونا چاہیئے ہم نے
ہندوستانی زبان کا ایک رسالہ بہی اس جانور کے نگہداشت اور
پرورش کے متعلق نہین دیکہا اور نہ سنا اوسکی اصلی وجہ وہی بخل ہے
جس کا ٹہیکرا ہم نے اوپر پہوڑا ہے۔ پس جو کچہ اپنے مختصر تالیف مین
بزبان انگریزی بیان کررہے ہین وہ خود ہمارے لئے ناقابل تسکین ہے
لیکن ہم اوسکو چہپانے سے چہپوا دینے کو مخلوق کی ضرورتون کے لئے بہتر

خیال کرتے ہیں۔ الخ

اس لایق مصنف نے اس کتاب کے مؤلف سے وقار آباد دکن کے مقام میں
اتفاقاً ملاقات کی تھی اوس کے ساتھ جو کتاب تھی ہم نے اوس کے چند ورق
کا ترجمہ جو امراض اور علاج سے متعلق تھا عجالتاً کرا لیا لیکن وہ اس قدر
ناقص اور ناکامل حالت میں تھا کہ ہم نے اوس کو کسی کتاب کے پیرایہ میں
ہدیہ ناظرین کرنے کے قابل نہ سمجھا بدین وجہ کہ تقریباً بیس سال سے ہمکو اس
شریف جانور کے پالنے کا شوق تھا اور ہندوستانی طریقہ پر اوس کے
امراض اور معالجہ سے ایک حد تک ہمکو بھی علم تھا لہذا ہم نے اپنی معلومات کے
ذخیرہ کو اوس کا متمم قرار دیا عرصہ تک یہ ذخیرہ ہمارے پاس پڑا رہا اور
ہمارے تالیفات کے سلسلہ میں اوس کا نمبر نہیں آیا لیکن کُلّ امرٍ مرہونٌ
باوقاتہا کا مصداق ہے کہ ذخیرۂ اس کا وقت آگیا اور ہم نے اوس ذخیرہ کی
مدد سے اس مختصر کتاب کی تصنیف کر دی۔

معزز ناظرین کو سب سے پہلے اس بات کو جان رکھنا چاہیے کہ پرندون
کے امراض ایک حد تک موسم سے متعلق ہین۔ اور کچھہ تعلق اون کی غذا سے بھی
ہے۔ کبوتر ہمیشہ ایک قسم کی غذا سے اکتا جاتا ہے اور موسم بارش اور گرما
مین خوش نہین رہتا۔ گرم ہوا سے اوس کو اوس قدر نقصان نہین پہونچتا
جس قدر بارش کی ہوا اور رطوبت مقامی سے۔ کبوتر کا مزاج بالطبع گرم ہے
اور خون کی تولید اوس مین بہ نسبت اور پرندون کے زیادہ ہوتی ہے اور
یہی وجہ ہے کہ حکما محققین نے اس بات کو باتفاق کہا ہے کہ بہ نسبت اور
پرندون کے کبوتر بیماری کو کم قبول کرتا ہے اوس کی طبیعت کے اعتدال
مین گرمی کا موسم کم خلل انداز ہوتا ہے موسم سرما اوس کے لئے معتدل ہے۔
بارش مین البتہ اوس کی اعتدال طبیعت مین فرق آتا ہے یہی وجہ ہے کہ بارش
مین اکثر کبوتر بیمار نظر آتے ہین خصوصًا اون مقامات پر جہان ابر زیادہ محیط
ہوتا ہے اور عرصہ تک آفتاب کی شکل نہین نظر آتی۔ دیگر مقامات مین بھی

اگر کبوتروں کے گہر مشرق رویہ نہوں جس مین دن بہر مین ایک دو گہنٹے کے لئیے بہی دہوپ کا گزر نہ ہوتا ہو تو اون مقامات مین کبوتر کبہی اچہی حالت مین نہین رہ سکتے خصوصًا وہ کبوتر جو محدود ڈہابڑون مین مُقید ہون یہ بات مسلمہ ہے کہ انسان ہو یا جانور جب تک اوس کی طبیعت مین اعتدال ہے وہ تندرست ہے۔ جب اعتدال مین خلل واقع ہوا تو بیمار ہے۔ علامات سے اس بات کا دریافت کرنا کہ کس چیز کی زیادتی یا کس چیز کی کمی نے اعتدال مین فرق ڈالا ہے اور کیا اسباب پیدا ہوے ہین جن سے مرض لاحق ہوا ہے ایک نہایت سمجہدار حکیم کا کام ہے اور دراصل یہی تشخیص ہے۔ جب تشخیص ہو چکی تو پہر اسباب مرض کو دفع کرنیکی تدبیر کرنے کا نام علاج ہے۔ اور جو تدبیرین بقاے اعتدال کے لئے مرض سے پہلے کام مین لائی جاتی ہین اونہین کا نام حفظ ماتقدم ہے۔

مولف حقیر کے معلومات اس بارہ مین بالکل محدود ہین اور اس سے زیادہ

وہ اس باب مین نہین بحث کر سکتا۔

ہماری اس تالیف کی یہ فصل صرف دو حصون پر شامل ہے حصہ اول مین حفظ ما تقدم کا بیان۔ اور حصہ دوم مین بیماریون اور اون کے علاجات۔

ناظرین با تمکین کو ان دونون حصون کے ملاحظہ کر بعد موانع اور امراض کے اسباب پر آگاہی حاصل ہو جاویگی اور سبب مرض کی تشخیص کا طرز بذریعہ علامات بعینہ اور معالجہ کا طریقہ بہی معلوم ہو جاویگا۔ اگرچہ وہ معلومات چند خاص بیماریون ہی سے مخصوص ہون گے ولیکن ایک ہوشیار اور سمجہدار شخص اوسی قدر معلومات کے ذخیرہ سے دوسرے امراض کی تشخیص اور معالجہ مین بہی جو اس کتاب کے مندرجہ امراض کے سوا ہون کام لے سکتا ہے اس لئے کہ اصول تشخیص اور اصول علاج سے وہ واقف ہو چکا ہے۔

بہت بڑا لحاظ تشخیص و معالجہ مین اس بات کا ضرور ہے کہ تعجیل اور بے غوری سے کام نہ لیا جاوے ہر چیز کو سوچ سمجہ کر کام کیا جاوے تاکہ

تشخیص مین غلطی نہ ہونے پاوے اور طریقہ علاج مین کوئی امر فروگزاشت نہو

اب ہم شایقین کبوتر کو یہ صلاح دیتے ہین کہ وہ مہربانی سے اون تمام ادویہ کو جن کا بیان اس فصل کے دوسرے حصہ مین ہے پہلے سے جمع کر رکھین اور اگر کسی مرکب نسخہ کی ہدایت ہوئی ہو تو اوس کو تیار کر رکھین تاکہ ضرورت کے وقت تیار دوا موجود رہے اور تیاری مین وقت ضایع نہ جاے

حفظِ ماتقدم کا بیان

تجربہ کارون کا خیال ہے کہ عموماً پرندون اور خصوصاً کبوترون کی نگہداشت مین اگر احتیاط ضروری سے کام لیا جاوے تو اون کو بیماریان بہت ہی کم لاحق ہونگی ۔ لہٰذا مناسب یہی ہے کہ اول حفظِ ماتقدم پر توجہ مائل کیجاے تاکہ بیماریون کی نوبت ہی نہ آنے پاے ۔ ہم اس بات کا دعویٰ نہین کرتے کہ حفظ ماتقدم کا خیال رکھنے کے بعد کبوتر بیماریون مین مبتلا ہی نہ ہونگے بلکہ ہمارا یہ تجربہ ہے کہ حفظ ماتقدم سے بیماریون کی ضرور روک ہوتی ہے

یہی وجہ ہے کہ ہمنے اس بیان کو امراض اور اونکے علاجات پر مقدم رکہا ہے

(۱) سب سے پہلے اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ جس مقام پر کبوتر رکہے جاوین وہ ایسا مقام ہو جس مین روشنی اور ہوا کا گزر کامل طور پر رہے اور دن بہر مین اقلاً دو گہنٹہ دہوپ کا گزر اوس مقام پر ہوا کرے۔

(۲) مختصر جگہ مین زیادہ تعداد نہ رکہی جاوے ہر ایک جوڑے اور اوس کے کہر کے لئے کم سے کم ۳۶ مربع فیٹ زمین قرار دیجاوے اور اوس مقام کا ارتفاع اس قدر رہے کہ کبوتر اچہی طرح پر اُڑ سکے۔

(۳) کبوترون کے پینے کا پانی صاف و پاک اور تازہ رہے دن مین کم سے کم ۳ دفعہ پانی کا بدلنا بہت ضروری ہے اس لئے کہ انکی بیٹ سے پانی بہت جلد غلیظ ہو جاتا ہے۔ بعض لوگ ہماری اس نصیحت پر تو عمل کرتے ہین لیکن اون پیالون کے پانی سے غافل رہتے ہین جو کیڑون کے دفعیہ کے لئے کابکون کی چوکیون کے نیچے رکہے جاتے ہین۔

پرندے تشنگی کے وقت اس سے واقف نہین ہوتے کہ اچھا پانی کونسا ہے اور بُرا پانی کونسا پس اگر کسی مقام پر ان پیالون کا انتظام کیا گیا ہو تو وہان یہ بات مقتضائے احتیاط ہے کہ اون پیالون کے پانی کو بھی قلاً دن مین دوبار بدل دیا جاوے ۔

(۴) خوراک جن اناجون سے دی جاتی ہے اون مین مختلف اقسام کے غلّے شامل ہون یا ایک دن ایک قسم کا غلہ دیا جاوے اور دوسرے دن دوسری قسم کا غلّہ ۔ لیکن اوّل الذکر صورت کو آخر الذکر پر ترجیح ہے ۔ خاص کر کبوترون کے لئے ۔ چنا ۔ باجری ۔ جوار ۔ مسور ۔ مناسب غذا ہے گیہون سے حتّی الامکان پرہیز مناسب ہے جس سے تخمہ کا مرض اکثر لاحق ہوتا ہے ۔ دہان کی غذا کی مداومت سے اکثر ان کے منھہ مین زخم قائم ہوتا ہے اور پھر وہ سڑ جاتا ہے لہذا دہان کی غذا خاص ضرورتون پہ دینا چاہیئے جن کا بیان آگے آویگا ۔ اگرچہ کبوترون کی غذا کے لئے

تمام اقسام کے غلّے مستعمل ہو سکتے ہین لیکن جس تخصیص کا ذکر ہمنے اوپر کیا ہے اوس کو اولویت ہے ۔

٭

(۵) دانہ دن مین دو دفعہ سے زائد نہ دینا چاہیئے صبح مین نو بجے اور شام مین ۵ بجے اوس کا وقت مقرر کر دینا مناسب ہے اور ہر دفعہ دانہ ایک دم کسی ظرف مین نہ رکھدیا جاوے بلکہ تہوڑا تہوڑا کر کے ایک سلسلہ مین کھلایا جاوے ۔ اور جب وہ سیر ہوتے ہوے نظر آوین تو سیر ہونے سے قبل روک دیا جاوے تاکہ پہینکا ہوا دانہ چن لین اور کوئی دانہ زمین پر باقی نرہے ۔ اس موقع پر اس بات کو یاد رکہو کہ جن کبوترون کے ساتہ بچّے ہین وہ ایک دفعہ دانہ چن کر سیر ہو جاتے ہین اور پہر اپنے بچونکو کھلاتے اور بہوکے نظر آتے ہین ۔ ایسے جوڑون کو مزید غذا سے مدد دینا چاہیئے ۔ جب وقت مقررہ پر حسب ہدایت بالا دانہ دے چکو تو اوس وقت جگہ کو دانہ سے صاف کر دو تاکہ چوہے اور مختلف قسم کے حشرات

الارض اوس بچے ہوے دانے کی طلب مین جمع نہ ہونے پاوین اور انکی دعوت کبوترون کے حق مین عداوت نہ ہوجاے -

(٦) کسی بڑے ظرف مین نہانے کے لئے پانی ضرور رکہا جاوے اور ہر ایک موسم مین کم سے کم ہفتہ مین ایک بار اس ہدایت پر عمل رہے گرمیون مین اگر ہر روز اس طریقہ پر عمل کیا جاوے تو نفع سے خالی نہین ہے بعض لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ کبوترون کا نہانا اون کے انڈون کو سرد کردیگا اور وہ خراب اور گندے ہوجاوین گے ایسا خیال کرنا ہرگز صحیح نہین ہے اس لئے کہ جانور اپنے فطرتی امور سے اچھی طرح ہوشیار ہوتا ہے جو چیز اوس کو نقصان بخش ہے وہ اوسکو مجبوری اختیار کرتا ہے اگر وہ اپنی کثافت کی وجہ سے نہانے کا مشتاق ہے تو اوس کو کبھی نہ روکنا چاہیئے لیکن اس کا خیال ضرور رکہا جاوے کہ نہلانیکا انتظام ٹہیک بارہ بجے کیا جاوے اور جن خاص ملکون مین اوس مقام پر

دہوپ رہنے کا خاص وقت ہے وہی وقت اس کام کے لئے زیادہ موزون اور مناسب ہے ۔

(۷) کبوترون کے گہرونپر ہمیشہ نگرانی رکہو کیڑے یا جون ہلا چاہئے گہرون کو پاک وصاف کرتے رہو ۔ ایک خاص قسم کی مکہی ہوتی ہے جس کو دکن مین بگّی کہتے ہین یہ اکثر کبوترون کے پرون مین مقیم ہوتی ہین دس پانچ بگّیون کا ہر کبوتر کے پرون مین رہنا اس لئے مفید ہے کہ وہ پرون کی کثافت کو کہا جاتی ہین اور باریک کیڑون یا جوؤنکو چٹ کر جاتی ہین لیکن جب اون کی تعداد بڑہ جاوے تو مناسب ہے کہ اون کو پرون سے نکال کر ہلاک کردیا جاوے ۔

(۸) کبوترون کی کابک اور اوس کے مقام کو بیٹ سے ہر روز صاف و پاک کرنا مناسب ہے لیکن احتیاط رکہو کہ وہ مقام نہ ہلایا جاوے جس مین مادہ نے انڈے رکہہ دئے ہین ۔

(۹) کبوتر کے گھر مختلف اقسام کے ہوتے ہین بعض تو بانس کی کابک ہوتے ہین بعض چیڑ کے ڈبّے بعض اینٹون سے بنائے ہوئے پختہ گھر۔ ہماری رائے اور تجربہ مین چیڑ کے ڈبے سب سے بہتر ہین اس لئے کہ اون کو صاف و پاک کرنے کے لئے نقل مقام مین آسانی ہوتی ہے۔ بانس کی کابک مین حشرات الارض کے جمع ہونے کے ذرائع زیادہ ہوتے ہین لہذا اون کو چیڑ کے ڈبّو نپر ہرگز ترجیح نہین ہے لیکن خیال رہے کہ چیڑ کے ڈبون مین چارون جانب ہوا کے لئے بہت سے سوراخ کر دیئے جاوین تا کہ گرمیون مین ہوا کا گزر برابر رہے۔ اِن گھرون کو کم سے کم مہینہ مین ایک بار گرم پانی سے دہوکر صاف و پاک کر دینا چاہئیے لیکن جس گھر مین انڈے ہون اوس کو بچّے نکل آنے تک ہرگز نہ ہلانا چاہیئے۔

(۱۰) ہر ایک گھر مین نرم گھانس کا فرش ضرور ہے اور یہ فرش اوسوقت ضرور قابل تبدیل ہے جب کہ اوس مین بیٹ زیادہ نظر آوے اس تبدیل کے وقت بہی انڈون کا مقام نہ ہلایا جاوے۔

بس یہی دس ابواب ہین جن پر احتیاط کے ساتھ عمل کرنے سے کبوتر بہت کم بیمار ہوتا ہے۔ اور انہین دس ہدایات کا نام حفظ ما تقدم ہے۔

امراض کا بیان اور اون کے علاج کی تدبیر

(۱) دَوران سر کا شکوہ | دَورانِ سر کا مرض کبوترون کو اکثر ہوتا ہے یعنی جب کبوتر دانہ کھانے کے بعد پانی پینے کے لئے جہکتا ہے تو معاً لڑکھڑانے لگتا ہے تو انگریزی کبوتر بازون کا خیال ہے کہ اوس کے دماغ پر کسی قسم کا دباؤ پڑا ہے یا کوئی عصبی کمزوری سے یہ کیفیت پیدا ہوئی ہے اس کا عمدہ اور آسان علاج یہ ہے کہ اوس کے سر کو کسی قدر زخمی کرین اور اوس سے تہوڑا سا خون بہنے دین یا اوس کے تالو پر ایک ہلکی سی جونک لگا دین اس تدبیر سے وہ عارضہ دفع ہو جائے گا۔ اگر علاج مین غفلت کی جاوے گی تو رفتہ رفتہ سبب مرض ترقی کر کے کسی اور صعب طریقہ پر وہ شکوہ ظاہر ہوگا۔

(۲) ضعف بصارت کا مرض | بعض کبوتر جوانی مین اندہے ہو جاتے ہین

انکہہ بظاہر درست نظر آتی ہے لیکن اون کی بینائی مین بہت بڑا نقص ہوجاتا ہے
ابتدا ابتدا مین انکہہ سے ریزش جاری اور پپوٹے پہولنے لگتے ہین۔ان کی
انکھون کو ابتداہی سے دن مین ۳ بار صرف گرم پانی سے باہستگی دہوکرین
اور پہر ارنڈے کا تیل پپوٹون کے اطراف لگاوین تاکہ رطوبت غلیظہ جمنے اور
انکہہ کو بند کرنے نہ پاوے۔اس زمانہ مین مٹر یا جوار کو اقلاً ۵ گہنٹہ تک
پانی مین بھگو کر کہلانا چاہیئے۔دو دن مین ایک بار گرم پانی مین صابون
ملا کر اوس تیل کی چکنائی کو رفع کرنا چاہیئے۔خیال رہے کہ کہین وہ صابون
کاربالک سوپ نہ ہے۔کبہی کبہی یہ مرض ترقی کر جاتا ہے اور انکہہ کی
پتلی مین ایک چہوٹا سا داغ پیدا ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ وہ ایک سفید چہالے
کی شکل مین ہوکر اوس مین خراش پیدا ہوتی ہے۔اس کے لئے مصبر کا سفوف
اوس انکہہ مین پہونکتے رہنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ایک انگریزی کبوتر باز نے
اس مرض کے دفعیہ کے لئے اپنا تجربہ یہہ لکہا ہے کہ اگر ایک اونس پانی مین

پانچ گرین نیٹریٹ آف سلور کا لوشن تیار کرکے دن مین دو بار اس کا ایک
ایک قطرہ ڈالا جاے تو بہت فائدہ ہوتا ہے۔ ہمنے اسکا تجربہ نہین کیا

(۳) آنکھون کے پردہ کا مرض | بعض وقت کبوتر کو شدّت سردی سے
ایک باریک سا پردہ دیدون پر آجاتا ہے کبھی کبھی آنکھین بالکل بند ہوجاتی ہین
اور اون سے ریزش بہتی ہے۔ جب کبھی یہ مرض پایا جاوے تو فوراً گرم پانی سے
رطوبت موجودہ کو صاف کرکے چبایا ہوا نمک اوس کی آنکھون مین تہوکدین
اور ایک جدا مقام پر اوس کو تنہا چھوڑ دین صبح اور شام دو بار عمل جاری
رکہنے سے مرض جاتا رہے گا۔

(۴) کان کے ورم کا مرض | کبوتر کے کان مین مواد جمع ہوکر ایک طرح کا
ورم ہوجاتا ہے اور ابتدا ابتدا مین زردی مائل کوئی چیز جمع نظر آتی ہے اور
پہر وہ بہنے لگتی ہے یہ عفونت دار ریزش اوس کے جسم کے اور مقامات پر
بہی جہان کہین لگ جاتی ہے نقصان پہونچاتی ہے لہذا اس کے علاج مین بہت

احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ ابتدائی حالت مین اوس کو چھیڑنا نہ چاہیئے جب وہ
مادّہ سخت ہو کر مثل ایک تخم کے جمع ہو جاوے تو اوس وقت نیزہ چاقو سے
اوس کو چیر کر اوس تخم کو جدا کر لینا چاہیئے اور احتیاط کے ساتھ اوس کو فاصلہ
پر پھینک دینا چاہیئے اور مقام جراحت پر نمک کو جلے ہوے تمباکو کے ساتھ ملا کر
بھر دینا چاہیئے۔ زخم مُندمل ہو جاویگا اور پھر وہ مادّہ بڑھنے نہ پاوے گا
اگر ریزش بہنے کی نوبت آجاوے تو تجربہ کاران فرنگ نے اوس کے لیئے
یہ علاج بتلایا ہے اور ہمنے بھی اوس کو مُجرّب پایا ہے کہ تھوڑا سا صابون اور
سوڈا گرم کیئے ہوے پانی مین ملا کر اوس مقام کو اسفنج سے دہووین اور اسفنج کو
باہستگی نچوڑتے جاوین اور کبوتر کے سر کو اس طرح سے تھامے رہین کہ وہ
پانی اوس کے مُنہ مین نہ جانے پاوے۔ ہر روز اسی طرح ایک بار دہویا کرین
اگر مرض مین شدّت نہین ہے تو یہ علاج ازالہ مرض کے لیئے کافی ہوگا
ورنہ کاسٹک کا قلم نہایت نرمی کے ساتھ اوس مقام پر پھیر دینا چاہیئے۔

یہ عمل ایک ہی دفعہ کافی ہوگا۔ ایسے بیمار کبوتر کو ہوادار مقام سے بچانا بہتر ہوگا۔

بعض انگلش تجربہ کارون کی رائے مین اس مرض کی صورت اوّل الذکر کو چیر کر نکال دینے سے یہ تدبیر بہتر ہے کہ فلرس ارتھہ کو پانی مین گھول کر کان پر ضماد کرین یا ایک دن آلودہ پانی اسفنج کے ذریعہ سے کان مین ٹپکا دین۔ اس عمل سے مواد نرم ہوکر نکل آویگا۔ ہم نے اس تدبیر کو مفید نہین پایا۔

کبھی یہی مرض چونچ کے نیچے کے حصہ مین نمایان ہوتا ہے اوس کے لئے بھی علاج متذکرہ بالا ہی مفید ثابت ہوا ہے۔

کبھی کبھی اسی مرض کے اثر سے چونچ کا حصۂ زیرین دراز ہوجاتا ہے ایسی حالت مین ایک تیز چاقو سے اوس بڑھے ہوے حصہ کو تراش دینا مناسب اور مفید ہے۔

کبھی اسی مرض سے متعدد دانے منہ پر نکل آتے ہین جو گیہون کے دانون سے مشابہ ہوتے ہین۔ اہل دکن نے اس مرض کو مرض تخمہ کہا ہے اور اون کا خیال ہے کہ کبوترون کو یہ مرض گیہون کے زیادہ کہانے سے عارض ہوتا ہے جو کچھہ ہو لیکن اوس کا علاج اوسی طریقہ پر مفید ثابت ہوا ہے جو اوپر بیان ہوا۔ ان دانون کو خام حالت مین نہ چھیڑنا چاہیئے بلکہ پختگی کے بعد اون کے دفعیہ کے تدابیر کرنا چاہیئے ممالک مغربی و شمالی کے کبوتر بازون نے پیر کے تخمون کے دفعیہ کے لئے سرد بارود کے ضماد کو پسند کیا ہے جس مین ذرا سا پانی ملا ہوا ہو کئی بار دو دو یا تین دن کے فاصلہ سے ضماد کرنا چاہیئے۔

بعض اوقات مدوّر رسولی کی شکل مین یہی مادہ منہ یا سر یا چونچ کے بیرونی حصون مین جمع ہو جاتا ہے اہل دکن اس کو کپاسی سے موسوم کرتے ہین کپاسی جب پختہ ہو جاے تو اوس کو تیز چاقو سے چیر کر نکال لینا

بعد جلے ہوے تمباکو یعنی گل کو پیکر بشمول نمک اوس خلا مین بہر دینا چاہیے جو اخراج مادّہ کے بعد رہ جاتا ہے۔

پرندون کے انگریزی حکیمون نے اس مرض کا نام کیانکر رکھا ہے وہ کہتے ہین کہ یہ مرض اگر پایا جاوے اعم ازینکہ وہ کان کے حصہ مین ہو یا چونچ یا پانوَن کی اونگلیون مین اوس کے علاج کے لئے سب سے پہلے رطوبت صاف کی جاوے اور پہر ایک حصہ کاربالک اسڈ لے کر اوس مین ۸ حصے گلسیرین شریک کر کے خوب حل کر لین پہر اونٹ کے بالون کے قلم سے اوس دوا ے محلولہ سے موقع مرض پر ضماد کرین۔ ایک فوجی یورپین صاحب نے مؤلف سے کہا کہ اون کے پالے ہوے نامہ بر کبوترون کو اکثر یہ مرض عارض ہوا اور یہی علاج دفع مرض کے لئے زیادہ مفید ثابت ہوا

۵) منہ پکنے کا مرض | یہ مرض کبوترون کو اکثر عارض ہوتا ہے خصوصًا موسم گرما مین اور نوخیز پاٹھون پر اس مرض کا حملہ اکثر ہوتا ہے بچّون کو

ماں باپ جب دانہ بھرتے ہیں تو اوس وقت کبھی کبھی کوئی سخت اور نوکدار دانہ بچوں کی زبانوں میں خراش پیدا کر دیتا ہے اور وہاں خون زیادہ جمع ہو جاتا ہے اسی طرح جوان کبوتر بھی جب کبھی دھان یا اور کوئی نوکدار دانہ کھا لیتے ہیں تو اون کے منہ یا حلق یا معدے میں خراش لگ کر اوس مقام پر خون کی کثرت ہو جاتی ہے اور پھر وہ مجتمعہ خون تحلیل نہ ہونے کی وجہ سے ریم سے بدلجاتا ہے اور وہی ریم ہے جو سفید یا زرد رنگ میں زبان یا حلق میں جما ہوا نظر آتا ہے اسی کو پرندوں کے لئے منہ پکنا کہتے ہیں۔ اگر اس کے علاج میں غفلت کی جاتی ہے تو کبوتر بہت جلد ضائع ہو جاتا ہے۔ اس مرض کے لاحق ہونے سے کبوتر دانہ نہیں کھاتا اس لئے کہ دانہ کیسا ہی نرم ہو اس پکے ہوے حصہ میں تکلیف بخش ہوتا ہے اور بے غذائی کی وجہ سے بہت تھوڑے عرصہ میں وہ ناتوان اور ہلکا ہو جاتا ہے۔ سب سے پہلے ایسے بیمار کبوتر کو ایک جدا پنجرے میں منتقل کر لینا

چاہیئے اور پہر اوسی کے ایک بڑے پر سے منہ اور حلق کو اچھی طرح پر صاف کرنا
چاہیئے اور پہر اوسپر طباشیر ۔ گیرو ۔ الایچی کا ہموزن سفوف باہم ملاکر
اوسکی ایک خفیف سی مقدار منہ مین ڈال دینا چاہیئے ۔ خیال رکہو کہ اس
عمل کے بعد فوراً کبوتر پانی سے قریب چہوڑ دیا جاوے تاکہ وہ پانی پی کر
سفوف کے بخار کو بٹہا دے سکے ورنہ تنفس کی نالی بند ہوکر تڑپنے لگیگا
پہر سوت کو گلاب اور لیمو کے عرق مین بہگا کر کسی نرم پر سے اوس کے
منہ اور حلق مین پہیر دینا صبح و شام دو بار یہی عمل ہے ۔ اور بہیگے ہوے
چنون کی دال اوس کی غذا مین دیجاوے اگر وہ نہ کہاوے تو باہستگی تہوڑی تہوڑی
کہلادی جاوے ۔ ۳ دن مین یہ تدبیر مرض کو زائل کردے گی ۔ بچون کو جب
یہ مرض عارض ہوجاتا ہے تو کبوتر اونکو دانہ نہین بہرتے ایسی حالت مین احتیاط
کے ساتہ اون کے مداوا اور غذا کا بندوبست حسب ہدایت بالا کرنا چاہیئے
اور بیمار کو تندرست کبوترون سے جدا رکہنا چاہیئے ۔

(۶) ناک سے رطوبت بہنے کا مرض بعض وقت کبوتر کی ناک سے رطوبت بہنے لگتی ہے۔ اس مرض کے زمانہ میں کبوتر سنگڑا ہوا رہتا ہے اور اکثر منہ جھٹکتا رہتا ہے رطوبت کا سلسلہ اوس کے منہ سے بھی جاری ہوتا ہے لیکن اکثر ناک ہی کی رطوبت سے اسکی تشخیص کیجاتی ہے۔ انگریزی کبوتر بازون نے اس مرض کو برڈس کولڈ کہا ہے یعنی پرندون کی سردی۔ ہندو دکن مین اسی کا نام سینبا ہے اس مرض کے لاحق ہونے سے کبوتر کی بھوک پیاس زائل ہو جاتی ہے اور ایک ہی جگہ پر پرون کو پھلائے ہوے بیٹھا رہتا ہے۔ ایسی حالت مین اس مرض کا سبب ہوائے بارد اور نزلہ ہے مناسب یہ ہے کہ دن مین کئی بار اسکی ناک کو آہستہ دابکر رطوبت صاف کیا کرین اور تھوڑی سی پھلاوین کی ریزش اوس کی ناک اور چونچ کے بالائی حصہ پر لگا کر اوس پر چولہے کی سرد راکھ چھڑک دین اور اگر وہ دانہ بالکل نہ کھائے تو خشک چنون سے اون کی سبز پوستون کو دفع کر کے ہاتھ سے کھلا دین یا بھونے ہوے

چنے کھلای جاوین - دو تین دن تک اس معالجہ کے جاری رکھنے سے مرض زائل ہوجاویگا - ممالک یورپ مین یہ مرض کبوترون کے لئے مہلک ہے اور کثرت سے ہوتا ہے - یورپی کبوترباز ایک قطرہ ٹنکچر آف اکونیٹ کا ایک چاے کے چمچہ بھر پانی مین ملا کر دن مین تین مرتبہ پلاتے ہین - بچون کے لئے اس کی نصف مقدار - اور کچھہ دیر کے لئے کبوتر کو گرم پانی کے ظرف مین بٹھاتے ہین پھر پیرون اور بھیگے ہوے پرون کو خشک کر دیتے ہین - دکن مین یہ علاج رائج نہین ہے لیکن ہم نے اسپر بھی عمل کیا اور مفید پایا -

بعض وقت اسی مرض کے زمانہ مین کبوتر کا سر پھول جاتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوس مین پانی بھرا ہے - ایسی حالت مین گرم گرم پانی جو زیادہ کھولتا نہ ہو دن مین دو تین بار اوس کے سر پر ڈالنا مفید ثابت ہوا ہے - ایسے بیمار کبوتر کو ہوا سے بچانا چاہیئے - اور گرم گھر مین تندرست کبوترون سے علحدہ رکھنا چاہیئے - یہ مرض ساری ثابت ہوا ہے

جو نسخہ مرکب زہرباد کے لئے آیندہ بیان ہوگا وہ اس مرض کے ازالہ کے لئے بہی مفید ثابت ہوا ہے۔

(۷) چیچک کا مرض کبوترون کی چیچک صرف منہ پر نکل آتی ہے اور چونچ کے اطراف اور آنکہون اور پلکو نپر پہیل جاتی ہے۔ یہ ساری مرض ہے یعنی ایک کبوتر کو عارض ہونے کے بعد قریب کے کل کبوترون مین پہیلجاتا ہے باریک باریک آبلے ابتداءً نمودار ہوتے ہین اور پہر رفتہ رفتہ بڑہتے جاتے ہین اور زرد رنگ کا ایک مواد اونمین بھرتا ہے۔ اس مرض سے بعض کبوتر اندہے ہو جاتے ہین تخمہ کے جس مرض کا تذکرہ ہم آگے کرین گے یہ مرض اوس کے سوا ہے۔ تخمہ کا علاج آسانی کے ساتہ ہوسکتا ہے لیکن اس عارضہ کا علاج بہت مشکل ہے۔ تجربہ کارون نے اس مرض کا ابتدائی سبب سیلانِ خون کی سستی بیان کی ہے۔ اور اکثر یہ مرض سردی کے موسم اور مرطوب مقام کی وجہ سے عارض ہوتا ہے۔ گندہ پانی اور مقام کی غلیظ ہوا بہی

اس کا باعث ہے۔ اکثر یہ مرض اون مادہ کبوتریون کو عارض ہوتا ہے جو انڈونپر بیٹھی رہتی ہین اور باہر کی ہوا کم کھاتی ہین اور اوس وقت عارض ہوتا ہے جب کہ اون کے بچے نکل آنے کا زمانہ قریب ہوتا ہے رفتہ رفتہ بچے بہی اسی آفت مین مبتلا ہو جاتے ہین پہر تو کسی طرح اوس کا نر اس سے نہین بچ سکتا۔ پہلا چھالہ نظر آنے کے ساتہ ہی اس جوڑے کو تندرست کبوترون سے جدا کر دینا چاہیئے اور کانڈیس رڈ فلوسڈ کا چہڑکاؤ ہر روز اوس کے گہر مین کرنا چاہیئے پہر کسی تیز نہرنی سے ہر ایک آبلہ کو بحفاظت پہوڑکر اوس کی ریزش کو گرم پانی اور صابون سے صاف کرنا چاہیئے پہر کاسٹک کا باریک پنسل لے کر ہر ایک پہوڑے ہوے آبلہ کے مقام پر اوس کو چہوانا چاہیئے۔ اس عمل کے بعد نر اور مادہ دونون کو کیاسٹرائل کے چند قطرے پلانا چاہیئے۔ ہند کے کبوترباز بہی ان آبلون کو پہوڑ دیتے ہین اور اوس مقام پر پانی مین بھگوئی ہوئی بارود لگا دیتے ہین۔ ہم نے دونوںکا

تجربہ کیا ہے ۔ اگر مرض رُک جاے اور نئے آبلون کی تولید بند ہو جاے تو
اوس وقت تک اس جوڑے کو تندرست کبوترون مین نہ لانا چاہیئے
جب تک ان کے چہرے بالکل صاف اور درست نہ ہو جائین ۔ آنکھہ مین
جو آبلے نکلتے ہین اون کا کوئی علاج ممکن نہین اونکو اون کی حالت پر
رہنے دینا چاہیے ۔ ایسے کبوتر اکثر اندہے ہو جاتے ہین ۔

(۸) پُھگلے کبوتر کے گلے کا عارضہ خاص | پُھگا کبوتر جس کو انگریزی بان مین
پوٹر کہتے ہین مخصوص مرض مین مبتلا ہوتا ہے جو اوس کے گلے سے متعلق ہے
یعنی اوس کا گلا معدہ کے زیادہ بھر جانے سے پہول جاتا ہے اور پھر اوسکی
ہوا خود بخود خالی نہین ہو سکتی یہانتک کہ وقت پر علاج نہ کرنے سے وُہ
مر جاتا ہے ۔ اس عارضہ کی روک کے لئے عمدہ تدبیر یہ ہے کہ اوس کا دانہ
ایک خاص مقام پر ایک ٹوکری مین دہرا رہے تا کہ وہ اوس کو کسی ایسے
وقت مین کہا سکے جب کہ اوس کا گلا ہوا سے خالی ہو ۔ یہ فطرتاً اپنے گلے کو

ہوا سے بھر لیتا ہے اور کبھی ہوا کو منہ سے چھوڑ دیتا ہے اور رغبت کے ساتھ دانہ اوسی وقت کھاتا ہے جب کہ اوس کے گلے سے ہوا بالکل نکلجائے اگر ہم اوس کو اپنے وقت مقررہ پر غذا دینا چاہین ممکن ہے کہ وہ اوس وقت نہ کھا سکے اور بھوکا رہے دوسرے وقت کی غذا مین شدّتِ اشتہا سے زیادہ کہالے یا دوسرے وقت بھی کھانے نہ پاوے اسی لحاظ سے کبوتر بازان کلکتہ نے اوس کی غذا کے لئے ایک خاص ٹوکری تجویز کی ہے جس مین دانہ پڑا رہے اور وہ اپنی ضرورت کے وقت پر چن سکے الحاصل جب کسی بے اعتدالی کی وجہ سے وہ دانہ زیادہ کھا لیتا ہے اور پھر اوس کے گلے مین ہوا بھر جاتی ہے تو وہ اوس کو آسانی کے ساتھ خالی ہنین کر سکتا۔ بسا اوقات وہ تڑپ تڑپ کر مرجاتا ہے۔ اگر وہ اس مجبوری مین گرفتار ہو جاے تو اوس کو ایک لانبے پائتابے مین جس کے سر کا حصہ قطع کر دیا گیا ہو دُم کی جانب سے داخل کرین اور پھر اوس

پاؤں تا بے کو اوٹا لٹکا دین تا کہ معدہ سے کسی قدر غذا خود بخود نکل آوے بعض انگلش کبوتر بازون کی رائے ہے کہ ایک تنگ صندوق یا ٹوکری مین کسی قدر بہوسہ بہر دین اور پہر اوس کبوتر کو اوسمین سیدہا کہڑا کر دین اور بازؤن سے بہی بہوسہ بہر کر صرف اوس کے منہ اور سر کو خالی رکہین تا کہ اوسکو حرکت کرنے کا موقع نہ ملے۔ پہر کسی سرپوش سے اوس صندوق کو بند کر دین اور ۶ گہنٹہ تک اوس کو اسی حالت مین رکہین بہوسہ کی دباوٹ کی وجہ سے معدہ کا راستہ منہ کے مقابل ہو کر کچھہ غذا خارج ہو گی اور گلے کی بہری ہوئی ہوا بآسانی نکل آوے گی۔ اگر اس سے بہی کچہہ فائدہ نہ نظر آوے تو گرم دودہ کا ڈلیور آئل کے چند قطرون کر ساتہ ایک چہوٹی سی قیف کے ذریعہ سے اوس کے معدہ مین پہونچا دین اور پہر اوسی صندوق مین اوسی طریقہ پر بند کر دین جس کا ذکر اوپر ہوا۔ اگر اس تدبیر سے بہی کامیابی نہ ہو تو معدہ کو چیر کر غذا خارج کر دینا چاہیئے اوسی

طریقہ پر جس کی صراحت قصور ہضم کے مرض مین کی گئی ہے ۔

(۹) پکھوٹے کے چھالے کا مرض | بعض کبوتر دفعتاً اپنے ایک پکھوٹے کو لٹکا دیتا ہے اور اُڑنے سے معذور نظر آتا ہے ایسے کبوتر کو جب آپ دیکھو گے تو اوسکے پکھوٹے مین پرون کے اندر۔ اوپر یا نیچے کے حصہ مین ایک چھالا نظر آوے گا۔ اول علاج یہ ہے کہ اوس کے اطراف کے پر نوچ دو اور پھر اوس بازو کے اکثر بڑے پرون کو اکھاڑ ڈالو پھر اوس چھالے کو سوئی سے پھوڑ کر بھلاوین کی ریزش اوس مقام پر خوب پھیلا کر لگا دو اور اوسپر چولہے کی راکھ جما دو غذا بھیگی ہوئی دیا کرو۔ اوسکو تندرست کبوترون سے جدا رکھو۔ کبھی کبھی گُڑ اور گرم پانی کا مسہل دیا کرو اور چار دن مین ایکبار بھلاوین کی تجدید کرو۔ دو تین مہینہ مین یہ عارضہ دفع ہوگا بعض کبوتر جو اس عارضہ مین مبتلا ہوے تو تندرستی کے بعد بھی سالہاے سال تک اون کے پکھوٹے پر کچھہ نہ کچھہ اوس کا اثر رہا ہے ۔ تجربہ کاران

فرنگ کی رائے ہے کہ یہ مرض کبوترون کے لئے بہت صعب ہے۔ نابیہ کبوترون کو ہمیشہ کے لئے بیکار کر دیتا ہے اور یہ چہالہ درحقیقت ایک زہریلا پہوڑا ہے جس کے علاج پذیر ہونے کے بعد بہی اوس بازوین پرواز کی وہ کیفیت باقی نہین رہتی جو حالت تندرستی مین تہی۔

(۱۰) ورم معدہ کا مرض | بعض کبوترون کا بحالت تندرستی معدہ بڑہا ہوا نظر آتا ہے اگرچہ وہ اڑتے پہرتے کہاتے پیتے ہون لیکن معدہ کی غیر معمولی بڑہاوٹ دراصل مرض کی ابتدا ہے اور رفتہ رفتہ کوئی خطرناک عارضہ مین مبتلا کرنیوالی ہے ورم معدہ کو بنفسہ ایک عارضہ سمجہو اور علاج سے ہرگز غفلت نہ کرو مناسب یہ ہے کہ آہستگی کے ساتہ ایسے کبوتر کے پوٹہ پر کے بال چن لو تاکہ جلد نظر آنے لگے پہر اوس جلد پر اوسی کی تازہ بیٹ کا ضماد کرو جب وہ خشک ہوکر جہڑ جاے تو گرم پانی سے اوس مقام کو دہوکر پہر اوسی طرح ضماد کرو اس عمل کو اوس وقت تک جاری رکہو جب تک اوسپر پر و بال آجاوین

اوس کے بعد نمک مین گرم کیا ہوا گلاب ہر روز دو پہر مین ذرا سا پلایا کرو
امید ہے کہ یہ مرض اس تدبیر سے جاتا رہے گا۔

(۱۱) قرّہ کا مرض کبوترون کے کل امراض مین یہ مرض دیر پا ہوتا ہے
احتیاط کے ساتھ علاج کرنے پر بہی مہینون تک اسکا سلسلہ جاری رہتا ہے
اس کا اصلی سبب رطوبات غلیظہ کا جمع ہونا اور تنفس کی نالیون کا تورّم
ہوتا ہے۔ حالت مرض مین قرقراہٹ کی آواز اوس کے حلق سے نکلتی رہتی
ہے۔ اس عارضہ کا مریض کبوتر دانہ پانی بخوبی کہاتا ہے لیکن قرقراہٹ
برابر جاری رہتی ہے جس پیالے سے ایسے بیمار کبوتر نے پانی پیا ہو اوس مین
تندرست کبوترون کو ہرگز پانی نہ پلانا چاہیئے۔ اور عمدہ بات یہ ہے کہ
ایسا مریض کبوتر جدا مقام پر رکہا جاوے جب تنفس کی تنگی زیادہ ہو جاتی
ہے تو دفعتہً ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس مرض کے ازالہ کے لئے بہت سی علاجات
بیان ہوے ہین سرسری علاج جس کو ہم نے نہایت مفید پایا ہے وہ یہ ہے،

کہ ہر روز شام کے وقت بیمار کبوتر کے حلق مین تہوڑی سی جلے ہوے چولہے
کی مٹی ڈالدین اور گلروندے کے پتّے کو نمک کے ساتہ ملاکر نچوڑین اور
اوس کے عرق سے ۴ قطرے بیمار کے حلق مین ٹپکاوین اور فوراً اوسکو
اوس کے گہر مین بند کر دین یہ سلسلہ علاج کا مہینون جاری رکہین جب
مرض گھٹتا ہوا نظر نہ آوے تو اس علاج کے علاوہ دوپہر مین ایک بار جلا ہوا
گرٹا کو پیس کر سفوف نمک کے ساتہ تہوڑا سا کھلایا کرین ۔ اور بیمار کبوتر کو
سرد مقام اور سرد ہوا سے بچاے رکہین ۔

(۱۲) قصور ہضم کا مرض یہ مرض درحقیقت زہرباد کے خفیف سے
اثر سے لاحق ہوتا ہے اس کی بڑی علامت یہ ہے کہ معدہ دانہ سے بھرا ہوا
اور سخت اور کبوتر سست نظر آتا ہے اس کی فوری تدبیر یہ ہی کہ اس کے
معدہ مین پانی زیادہ پہونکین اور پہر اوس کی چونچ مین ایک کاڑی لگاکر
منہ کھولین اور حفاظت کے ساتہ اوس کے سر کو تہام کر دانہ کو جھٹک دین

تاآنکہ معدہ بالکل خالی ہو جاے پھر گلاب کو نمک کے ساتہ گرم کرکے اوس کے
معدہ مین بھر دین اور ایک گھنٹہ کے بعد زہر باد کی ایک گولی یا بکرے کے
پتے مین خشک شدہ کالی مرچ یا زیرہ کھلا وین اور صرف گلاب دو تین بار پلاوین
اور بیمار کو ایک الگ پنجرے مین رکھین اور بھیگا ہوا نرم دانہ اوسوقت تک
اوس کے قریب نہ رکھین جب تک وہ بھوک سے نہ تڑپے پھر بقدر ضرورت چند
دانے کھلاوین اور بتدریج خوراک بڑہاتے جاوین۔ اس بات کا سخت لحاظ
رہے کہ اس کے معدہ سے نکلا ہوا دانہ دور پھینک دیا جاوے تاکہ تندرست
کبوتر اوس کو نہ کہالین اور خود زہر باد مین مبتلا نہ ہو جاوین۔ اس مرض کا
مریض کبوتر ایک ہفتہ کے کامل علاج اور نگرانی سے درست ہوتا ہے ۔
کپتان ولسن کی راے ہے کہ بعض وقت جبکہ دانہ پھولجاتا ہے اور معدہ متورم
ہوجاتا ہے تو قی کے ذریعہ سے وہ نکل نہین سکتا اور دانہ کی عفونت اور زہریلا
اثر منٹون مین کبوتر کو ضائع کر دیتا ہے لہذا مناسب یہی ہے کہ اوس کے

پوٹہ پر عمل جراحی کرکے دانہ نکال لیا جاوے اور یہہ قے کی تکلیف اور ناقابل
اطمینان نتیجہ کے مقابلہ مین بہت آسان ہے۔ آپ فرماتے ہین کہ پوٹہ کے
ایک جانب کے پر و بال آہستگی سے اکہیڑ دو تاکہ پوست نظر آنے لگے پھر
اوس کو ترچھے رخ سے چیر دو اور تمام دانہ نکال لو اور گرم پانی سے بذریعہ
پچکاری پوٹہ کو دہو ڈالو پہر زخم کو سی دو اگر دانہ مین سڑنے کے علامات
شروع نہ ہو چکے ہون تو سمجہہ لو کہ کبوتر بچ جاویگا ورنہ سڑاوٹ کا اثر اوسکو
ضائع کر دیگا۔ خیال رکہو کہ یہ زخم دوہری جلد پر ہے سیتے وقت اول
معدہ کے زخم کو باریک سوزن اور ریشم سے سیکر پہر بالائی جلد کو سینا چاہیئے
پہر اس زخم پر کیا نڈیس رڈ فلوئڈ کا ضماد کرو۔ اس عمل جرّاحی کے دو گھنٹہ
بعد گاڑہی اور شیر گرم آشِ جو پلادو اور اوس کے بعد بہی ابلا ہوا نرم دانہ
دیا کرو۔ اس علاج کے بعد بہی اگر کبوتر کے منہ سے بدبو آنے لگے تو تہوڑا سا
کوئلہ کا سفوف غذا سے قبل کھلایا کرو۔ ہم نے خود اس جرّاحی عمل کو کیا ہے

اور مرض لاحقہ سے کبوتر کو نجات ملی ہے ۔

(۱۳۳) لنگڑے پن کا شکوہ بعض وقت آپ دیکھوگے کہ کبوتر کے پیر مین لنگ پیدا ہوا ہے وہ رہ رہ کر اپنے ایک پانون کو اٹھا لیتا ہے اور صرف ایک پیر پر کھڑا رہنے کی کوشش کرتا ہے یہ اوس ٹکر کا نتیجہ ہے جو کبھی کبھی اُڑتے ہوے کسی دیوار یا صندوق یا لکڑی سے وہ ٹکرا جاتا ہے اس ٹکر کی وجہ سے یا تو اوس کے تلوے مین چوٹ لگجاتی ہے یا پیر کی نلی مین یا پانون کی کسی اونگلی مین ۔ انگریزی کبوتر بازون نے ٹنکچر اپوڈین کے ضماد کو مفید قرار دیا ہے اور اہل ہند و دکن افیون کا لیپ یا بہلاوین کے لگانے کو مفید خیال کرتے ہین ۔ دونون علاج مفید ثابت ہوے ہین لیکن یہ لیپ پانون کی نلی اور تلوے اور انگلیو نپر کیا جاوے اس لئے کہ اس بات کی تشخیص بہت مشکل ہے کہ اصلی چوٹ صرف پیر کی نلی مین ہے یا تلوے مین یا انگلیون مین ۳ دن تک اگر درد کا اثر باقی رہے تو پھر اسی علاج کو دُہرانا چاہیئے ۔

(۱۴) زہرباد کا علاج عارضہ زہرباد کبوتر کو منٹوں میں ہلاک کر دیتا ہے

لہذا تجربہ کاروں کی رائے ہے کہ اس خاص مرض کے لیئے اس کی دوائے مرکب ہمیشہ تیار رکھی جائے اور موقع ملنے پر فوراً کھلائی جائے۔ ہمارے تجربہ میں تشخیص مرض سے پہلے اکثر کبوتر ہلاک ہوئے ہیں۔ اس مرض کی تشخیص بہت مشکل ہے۔ ایک تندرست کبوتر دفعتہً پھڑکنے لگتا ہے اور کبھی بیٹھ کر آنکھ بند کر لیتا ہے۔ ہماری رائے میں خفیف سے آثار کے معلوم ہونے پر بھی اس کی دوا جو تیار رکھی جاوے گی فوراً کھلا دینا چاہیئے۔ اگر در اصل یہ مرض نہیں ہے تو اس حالت میں بھی یہ دوا مضر نہ ہو گی۔ اگر اتفاقاً یہ مرض رات میں واقع ہوتا ہے تو صبح کبوتر اپنے گھر سے مرا ہوا ملتا ہے اور کبھی گھر سے باہر نکلتے ہی تڑپ کر مر جاتا ہے۔ اس مرض کا لحوق اکثر سردی کی فصل میں پایا گیا۔ اسی لئے محتاط لوگ اس موسم میں ہفتہ وار اپنے کل کبوتروں کو ایک آسان نسخہ بلا ضرورت بھی دیا کرتے ہیں۔ ہمارے تجربہ

ہین وہ نسخہ اس مرض کے لئے اعلیٰ درجہ مین حفظ ماتقدم کا کام کرتا ہے
یعنی بکری کے ایک پتی مین تہورا سا زیرہ بہر دو اور نیز تہوڑی سی کالی
مرچ بہر اوس کیسہ کو خشک کرلو اور اوس زیرے اور کالی مرچ کو جو پتہ کر
فضلہ مین خشک ہوی ہون اوسی کیسہ مین محفوظ رکہو اور سردی کے موسم
مین فی کبوتر دو تین دانے زیرے کے اور کبہی ایک دانہ کالی مرچ کا جو
چند ریزے کیا ہوا ہو کہلا دو۔ اگر باوجود اس کے زہرباد کے آثار نظر
آوین اور اوس کے منہ سے سبز پانی بہنے لگے تو فوراً اوس نسخہ کا استعمال
کرو جس کی تیاری کی ترکیب ذیل مین بیان ہوئی ہے۔

کالی مرچ تولہ ستوا سونٹھ تولہ لونگ کا چورا تولہ پیپلی دراز تولہ
پیپلی خرد تولہ زردچوب پختہ تولہ رسوت تولہ گوگل تولہ
سہاگہ مرکب ۲ ماشہ زعفران ۲ ماشہ دہتورہ کا پہول تولہ بیخ دہتورہ کا عرق تولہ
ادرک کا عرق تولہ شہد خالص قدرے کالی مرچ۔ سونٹھ۔ لونگ کا چورا

پیلی خرد و بزرگ۔ گوگل۔ زرد چوب۔ رسوت۔ ان سب کو کوٹ کر سفوف کر لین اور چھان لین۔ پھر سہاگہ کو پانی مین جوش دین پھر دھتورہ کی جڑ اور ادرک کو کوٹ کر اوس کا عرق نکال لین پھر گل دھتورہ کو ان عرقیات مین ڈال دین اور اوسی مین تیار سفوف کو ملا کر شہد کی شرکت کے ساتھ مونگ کے برابر گولیان بنا لین اور ضرورت پر ایک گولی کھلا دین شدید ضرورت پر ۴ گھنٹہ کے فاصلہ سے ایک دن مین دوسری گولی بھی دی جا سکتی ہے۔ اس نسخہ کی صرف ایک گولی مرض سینیا کے لیے بھی بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔

(۱۵) **مرض فالج** کبوترون کو فالج کا مرض یا تو دل پر ہوتا ہے یا پکھوٹون پر یا پیرون پر۔ صورت اول مین کبوتر فوراً ہلاک ہو جاتا ہے۔ بسا اوقات یہ دیکھا گیا کہ تندرست کبوتر اوس کے گھر مین بند کیا گیا اور صبح مردہ نکلا۔ بعض لوگ یہ کہتے ہین کہ اوس کو بچھو نے کاٹ لیا لیکن اوس کے بدن

گھر مین کہین بچھو کا وجود نہین ہوتا۔ ہماری راے مین دراصل وہ مرض فالج یا زہر باد سے مراہے۔ بلکہ صرف مرض فالج سے۔ اس لئے کہ زہر باد جب بند گھر مین ہوتا ہے تو صبح تک وہ گھر کی گرمی کی وجہ سے کچھہ سنبھلا ہوا رہتا ہے اور صبح باہر نکلتے ہی تڑپ کر جان دیتا ہے برخلاف فالج کے جب کہ اوسکے دل پر گرتا ہے تو وہ اوسیوقت فیصلہ کر دیتا ہے پس یہ مرض دل پر گرنیکی حالت مین لاعلاج ہے۔ اگر پکھوٹو نپر گرتا ہے تو پکھوٹے لٹک جاتے ہین اور وہ اڑنے سے معذور ہو جاتا ہے۔ پیرون پر گرتا ہے تو بیٹھہ جاتا ہے ایسے مریض کبوتر کو فوراً ایک جدا گھر مین بند کر دینا چاہیئے ورنہ تندرست کبوتر اوس کو مادہ بنا کر کہندل کہندل کر مار دیتے ہین۔ اسکا بہترین علاج یہ ہے کہ تھوڑا سا گوگل گھی مین تل کر ایک چنے کے دانہ کی مقدار مین فوراً کھلا دین اور شام مین نصف چنے کے برابر ہینگ یا آدھی مونگ کے مساوی مشک کھلا دین اور پیرون کے گھٹنون اور پنجون مین ہلا دین کی زیر شر

لگاکر اوسپر راکہہ چہڑک دین اور اگر مرض کا حملہ پہکوٹون پر ہی تو بازون کے
اندرونی حصہ پر بہلاوان لگاکر اوسپر راکہہ جما دین۔ ان دونون تدابیر
خارجی و داخلی سے مرض دفع ہوجاویگا۔ اور دو تین دن اسی طرح پر عمل کرنے سے
مرض زائل ہو جاویگا۔ اس مرض کے کبوتر کو دانہ پانی اوس کے قریب کہنا
چاہیئے اور صرف ایک بار کھلانا چاہیئے۔ خشک دانہ کے مقابلہ مین وہ چنے
زیادہ مفید ہین جو ابلے ہوے ہون۔ پانی کم دین۔ ہوا کے رخ پر اوسکو
نہ رکہین۔ یہ مرض جب پکہوٹون پر عارض ہوتا ہے تو بہت دنون مین
زائل ہوتا ہے۔ پیرون کا اثر بہت جلد زائل ہوجاتا ہے۔ لیکن مفلوج کبوتر
درست ہونے کے بعد بہی خفیف سی سردی سے پہر مریض بنجاتا ہے اگر موسم
سرما مین اوسکی نگرانی ضرور ہے اور بلا اعادہ مرض سرد موسم مین اوس کو
ایک خوراک مشک یا ہینگ کھلانا چاہیئے۔ اس مرض کے لاحق ہونیکے
بعد اکثر تجربہ کارون کا خیال ہے کہ پرواز کی قوت زائل ہوجاتی ہے اگرچہ

وہ اڑتا پھرتا ہو لیکن جفتی کے لئے جست نہیں کر سکتا۔ یہ مرض مادہ کو زیادہ مضرت بخش نہیں ہے برخلاف اوس کے نر کو زیادہ مضر ہے۔

(۱۶) سوکے کا مرض یہ مرض درحقیقت دِق الحمام ہے اس کی اصلی وجہ معدہ کی حرارت شدید اور غذا کی کمی ہے اور اشتہا کی سقوط سے ابتدا میں کبوتر دانہ کم کھاتا ہے اور دُبلا ہونے لگتا ہے اور اس کے سینہ کی ہڈی نمایاں ہوتی ہے اور پھر وزن ہلکا ہو جاتا ہے اور آخر پر سست بیٹھا کرتا ہے تولید خون کم ہو جاتی ہے اور خون صالح بھی فاسد ہونے لگتا ہے۔ اس کے پر و بال کی پرورش کم ہونے لگتی ہے۔ اکثر حصہ کے بال جھڑنے لگتے ہیں۔ تجربہ کاران فرنگ کی رائے ہے کہ ایسے بیمار کبوتر کو سب سے پہلے دُم کے پر نوچ دینا چاہیئے پکھوٹوں سے بھی کچھ بے کار پر نکال دینا چاہیئے لیکن پرواز کے پروں کو چھوڑنا چاہیئے تاکہ اوس کی مشق میں خلل نہ واقع ہو پھر روغنی تازہ روٹی کی گولیاں یا بھیگے ہوئے چنوں کو ہاتھ سے کھلانا چاہیئے اور دوپہر کے وقت

نمک مین گرم کیا ہوا گلاب ایک دفعہ پلانا چاہیئے۔ دو تین ہفتہ مین اس طریقہ
عمل جاری رکھنے سے وہ کسی قدر درست نظر آویگا اور ناتوانی کم ہوگی اور
بتدریج قوت بڑہے گی۔ انگریزی کبوتربازون کا خیال ہے کہ پیٹ مین سوزش
ہونے سے یہ مرض لاحق ہوتا ہے۔ یا جگر کے بڑہجانے سے یہ کیفیت پیدا ہوتی
ہے۔ اکثر یہ مرض آغاز سرما مین لاحق ہوتا ہے پیٹ کا رنگ سبز اور سفید اور
رقیق دست آتے ہین۔ اون کی رای ہے کہ روٹی کی گولیان سفوف گندک اور دودہ سے
کہلائی جاوین اور رالہ اور باجری اوس کے قریب رکھہ چھوڑین تاکہ اپنے
منھہ سے بہی کچھہ کہا سکے۔ اور پہر ہفتہ مین ایک بار ایک چاے کے چمچے کی
چوتہائی کے برابر کیا سٹرائل اس کو پلایا کرین۔ اور اوس کے پینے کے پانی کو
اول جوش دیکر ٹہنڈا کرلیا کرین۔ مبرز پر ورم نظر آوے یا وہ مقام پک جاوے تو
اوس مقام کے بال صفائی سے کتر ڈالین اور کہیڑنے کا کبہی ارادہ نہ کرین۔
کپتان جوزف کا تجربہ ہے کہ اون کے نامہ بر کبوترون مین جب یہ مرض

پہیلا تو انہون نے صرف اہتمام غذا سے اوس کا علاج کیا۔ اول بیمار کبوترون کی صرف دہین نوچدین اور پہر چاول کو دودہ مین جوش دیکر جہان تک ہوسکا نچوڑا اور اوس دودہ مین مساوی الوزن آٹا شریک کیا پہر اس کل کے ایک چوتہائی کے وزن مین کاڈلیور آئل اوس مین ملایا اور مجموعہ مین سے مٹر کے دانہ کے مقدار مین گولیان بنالین اور ایک دن بیچ ۶ گولیان ۱۰ اون تک فی کبوتر کھلائی گئین معمولی دانہ کے ساتہ وہ ان گولیون کا استعمال کراتے تہے اس تدبیر سے سوکے کا مرض بالکل جاتا رہا اور کبوتر وزنی اور تیار ہوگئے بعض کبوتر البتہ دس دن کے بعد بہی مریض نظر آیے اون کے لئے یہ تدبیر کی گئی کہ انڈے کو اچہی طرح اوبال لیا اور پہر روٹی کے ٹکڑون کے ساتہ اسکو ملاکر مجموعہ کا باریک قیمہ کرلیا اور اوس سے بقدر دانہ مٹر گولیان بنالین اور دن مین دو مرتبہ چار چار گولیان ہر ایک بیمار کبوترہ کو ایک ہفتہ تک دی گئین ان گولیون سے رہی سہی بیماری رفوچکر ہوگئی۔ آپ کی رائے

کہ اگر اس زمانۂ علاج میں وہ صاف طور پر بیٹ نہ کریں تو انہیں گولیونکو گندک کے سفوف میں لپیٹ کر دیا جاوے۔

(۱۷) قبض کا عام شکوہ تجربہ کاروں کا خیال ہے کہ یہ مرض اُم الامراض ہے۔ اگر کوئی ہوشیار شخص ہمیشہ اس پر خیال رکھے اور اس کے دفعیہ کی تدبیر کرتا رہے تو کبوتر بہت کم بیمار ہوں گے۔ ہر صبح جب اون کے گہر کہولے جاویں تو عادتاً وہ اوّل بیٹ کرتے ہیں جس کبوتر کو بیٹ کے وقت کیلتا ہوا دیکہو جس کی علامت سبز رنگ کے ورم سے فوراً معلوم ہو جاتی ہے۔ یا کم بیٹ کرتا ہوا پاؤ تو فوراً اوس کو دانہ دینے سے پہلے تہوڑا سا گُڑ ایک دو چنے کی مقدار میں کہلا کر گرم پانی اوس کے معدہ میں پہونک دو۔ یہ علاج ایک دو دن کی فاصلہ سے دو بار عمل میں لانے سے اوس کے معدہ پر اثر ہوگا اور اس سہلی عمل سے اوسکا معدہ صاف ہو جاویگا۔ انگریزی کبوتر بازوں نے کیا سٹر آئل ایپسم سالٹ یا جالب کی خفیف سی مقدار دینے کی ہدایت کی ہے۔ لیکن ہمارا تجربہ

وہی ہے جس کو پہلے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ان تین مسہل ادویہ سے بعض کبوتروں کو بعض دوا مفید ہوئی ہے اور بعض کو بعض لہذا قوت تمیزی سے بدل بدل کر کام لینا چاہیئے۔

(۱۸) اسہال کا مرض بعض کبوتروں کو خود بخود بیٹ کی کثرت ہو جاتی ہے اور اس کو انگریزی کبوتر بازوں نے ڈیرٹا کہا ہے۔ اون کی رائے ہے کہ باوجود اسہال تہوڑا سا ایسم سالٹ کہلا دینے سے کچھہ دیر تک تو اسہال میں زیادتی نظر آتی ہے لیکن پہر دست رکجاتے ہیں۔ اگر اسہال میں خون بہی پایا جاوے تو دوائے متذکرہ بالا کے استعمال سے ۶ گہنٹہ کے بعد ۳ قطرے لاڈنم ایک چائے کے چمچہ برابر پانی میں ملا کر پلا دینا مفید ثابت ہوا یا اوسی کو آش جو میں شریک کرکے دینا چاہیئے۔ لیکن دکن میں ایسی حالت میں اول گڑ کی ایک گولی چنے کے برابر گرم پانی کے ساتہ کہلائی جاتی ہے اور پہر آدہی مونگ کے برابر افیون دیجاتی ہے یہ تدبیر بہت مفید پائی گئی ہے۔ دونوں علاج کے اصول ایک ہیں۔

(۱۹) پیچش کا مرض | بعض کبوترون کو سخت پیچش ہو جاتی ہے

وہ خون کی بیٹ کرتے ہین اور بہت کم عرصہ مین ناتوان ہو جاتے ہین۔ بہترین علاج اس کا یہ ہے کہ جب کہ اجابت مین خون کے آثار ظاہر ہون تو اون کو چند قطرے ارنڈی کے تیل کے پلا دیوین اور پھر الائچی کے دانے اور سنبرہ کے بیج کے سفوف کو گیرو کے سفوف مین ملا کر صبح و شام ایک ایک چٹکی اس مرکب سفوف کی بیمار کبوتر کو کھلایا کرین اور کھلانے کے ساتھ ہی اوس کو پانی پلا دین۔ جب پیچش کے دست بڑہ جاوین تو بیل پھل کا سفوف بہت ہی کم مقدار مین کتھے کے سفوف کے ساتھ کھلا دین اس سے پیچشی دست فوراً رک جاوین گے۔

(۲۰) انڈا پیٹ مین ٹوٹنے کا مرض | مادہ دار کبوتریون کو جن کے پیٹ مین انڈا ہو داب کر پکڑنے یا اون کی دم پر جھٹکا لگنے سے کبھی انڈا اندر ہی اندر ٹوٹ جاتا ہے۔ اور اوس کی علامت یہ ہے کہ وہ فوراً دم جھکا سے ہوے

سُست کھڑی ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت مین اوسی وقت اوس کو گُڑ اور گرم پانی کا مسہل دیدینا چاہیئے اور ایک دن آڑ دوسرا مسہل بھی۔ بسا اوقات باوجود اس علاج کے ایسی کبوتریان ضائع ہو جاتی ہین بخصوص ایسی حالت مین جب کہ علاج کرنے مین غفلت اور تاخیر ہوئی ہو۔ ایسی مریض کبوتری کو تندرستی کے بعد بھی دو مہینہ تک نر سے علاحدہ رکھنا چاہیئے۔

بعض کبوتریان صرف ہرج سے دُم جھکائے ہوئے کھڑی رہتی ہین اور انڈا صحیح اور سالم اون کے مادے مین رہتا ہے۔ ہوشیار کبوتر باز انڈے کی سلامتی کو چھو کر معلوم کر لیتے ہین۔ ایسی حالت مین مُسہل دینا مناسب نہین ہے۔ انڈے کے ٹوٹنے کے بعد بیٹ سے بھی اوس کی تشخیص ممکن ہے جس مین بعض اجزا شکستہ انڈے اور چھلکے کے نظر آتے ہین اسہالی دوا ایسی خاص حالت مین بہت مفید ہوتی ہے۔ پوربی کبوتر باز ایسی حالت مین جاب کے مسہل کو زیادہ بہتر خیال کرتے ہین لیکن ہم نے اس کو کبھی مفید نہین پایا۔

البتہ بعض بعض وقتون مین گُڑ اور گرم پانی کا مسہل مفید ثابت ہوا ہے

(۲۱) کانچ کا مرض یہ مرض اکثر کبوتریون کو ہوتا ہے اور خصوصًا اون کبوتریون کو جو پہلے پہل انڈا دین اور باتفاق انڈا کسیقدر بڑا ہو۔ بات یہ ہے کہ پاٹھی کبوتریان اکثر فطرتًا پہلا انڈا بہت چھوٹا دیا کرتی ہین لیکن اگر اتفاقًا پہلا انڈا چھوٹا نہ ہوا تو اکثر کانچ کا مرض عارض ہو جاتا ہے یعنی اندرونی جسم انڈے کی کلانیت کی وجہ سے باہر نکل آتا ہے اگر فورًا اوسی روز جسپر یہ مرض عارض ہوا ہے علاج کا آغاز نہ ہو جاے تو پھر وہ کبوتری انڈا دینے سے معذور ہو جاتی ہے یعنی ہر جھول مین اسی مرض کا دورہ ہوتا ہے جس سے اکثر کبوتریان ضائع ہو جاتی ہین۔ بہترین علاج اس کا یہ ہے کہ فورًا آہستگی کے ساتھ اوس کے جسم کو داخل کر دین اور پھر تھوڑی سی مسّی اوس مقام پر دابدین اور ہر روز صبح مین ایک بار اوس مقام کو نہایت سرد پانی سے جس مین کتّھا ملا ہو دہو کر نئی مسّی دابا کرین۔ یہ عمل ایک ہفتہ تک

برابر جاری رکھنے سے صحت ہو جاتی ہے۔ اور اسی زمانہ علاج مین دانہ بہیگا ہوا دین اور ایک گڑکی گولی بہی کہلا وین اور اس علاج کے بعد اوس کبوتر کو کم سے کم ۳ مہینہ تک نر سے جدا رکہین تاکہ کامل صحت تک پہر انڈا دینے کی نوبت نہ آوے۔ ہندوستانی کبوتر بازون کی راے ہے کہ ایسی کبوتری کو کسی بڈہے نر سے ملا دینا چاہیئے جس مین جفتی کی طاقت نرہی ہو تاکہ انڈے دینے کی نوبت نہ آوے کیونکہ تنہا رکہنے سے اکثر پیاکا مرض لاحق ہوتا ہے۔

(۲۲) **عُقم کا مرض** | یہ مرض بہت قوی ہوتا ہے اسکے کئے مدارج ہین بعض پاٹہی کبوتریان ابتدا ہی سے انڈے نہین دیتین اور بعض ایکدو بار انڈے دیکر رُکجاتی ہین اور بعض زیادہ جہولون کے بعد رُک جاتی ہین۔ صورت اول و آخر کو اہل دکن و ہند پیا کہتے ہین اور صورت دوم کو مادے کا نقص صورت اول و دوم کے اسباب مختلف پاے گئے ہین بعض وقت چربی کی زیادتی اور کیچوون کی تولید سے یہ بات پیدا ہوتی ہے صورت ثالث

اکثر مادے کے ضعف کی وجہ سے۔ صورت اول وسوم کی بڑی علامت یہ ہے
کہ کبوتری کا حصۂ زیرین بالیدہ اور سخت اور متورّم محسوس ہوتا ہے۔
نیا شخص اوس کی نسبت یہ خیال کرتا ہے کہ یہ آج ضرور انڈا دے گی۔
صورت سوم مین یہ بات بالکل نہین پائی جاتی۔ اس مرض کی مریض
کبوتریان ہمیشہ اپنے گھر مین بیٹھی رہتی ہین معلوم ایسا ہوتا ہے کہ گویا انڈے
سے رہی ہین۔ اور ہمیشہ نر کے ساتھ جفتی کرنے کی راغب رہتی ہین۔ اور اکثر یہ
دیکھا گیا ہے کہ وہ اپنے جوڑے کی پابند نہین ہین جس نر کو دیکھا اوس کے آگے
دب گئین۔ بسا اوقات ایسا ہوا ہے کہ ان کبوتریونکے پیٹ کے نیچے اورون کے
انڈے دَڈلا دیئے گئے ہین اور وہ برابر اون کو سیتی رہی ہین۔ اور جب بچے
نکل آتے ہین تو وہ اور اون کا سادہ لوح نر برابر اون کو پالتا ہے۔ اہل ہند نے
ایسے جوڑون کا نام دایہ رکھا ہے۔ صورت اول و دوم کے علاج مین مختلف
تدابیر سے کام لینا چاہیئے۔ اول اول تو اون کی خوراک مین ۱۵ دن تک دھان

دیئے جاویں اور پہر کسی ایک دن آدہی گرین سانٹونین اور پہر اوس کے دوسرے
دن گڑ اور گرم پانی کا مسہل - اور پہر دس بارہ دن چنون اور جوار کی غذا
اور پہر وہی سلسلہ علاج کا جو اوپر بیان ہوا - اس عرض مدت مین مادہ بیمار کو
نر سے جدا رکہنا چاہیئے - دونین دفعہ یہی سلسلہ علاج کا جاری رکہنے کے بعد
اوس کو مسور اور باسی روغنی روٹی کی گولیان کہلا کر نر کے ساتہ ملا دین
اور ابتدائی حالت مین اوس کے نیچے دو سرون کے انڈے دڑوا دین -
اگر اتفاق سے اون کے بچے نکل آوین اور یہ اون کو پال لین تو اونکے بڑے
ہو جانے کے بعد یہ ضرور خود ہی انڈے دیتی ہین - اکثر ایسی مریض کبوتریان
اس علاج کے بعد صرف ایک انڈا دیتی ہین - لیکن ضرور ہے کہ فوراً وہ انڈا
پہینک دیا جاوے اور دو تازے انڈے اون کے نیچے رکہدیئے جاوین
تاکہ اون کے بچے نکل آوین اور وہ اون کے پالنے مین کسی قدر ڈہلی ہو جاوین
اِسی تدبیر سے اکثر کبوتریون کو ہمنے بہتے ہوئے پایا ہے - صورت ثانی کا

صرف ایک ہی علاج ہے یعنی کبوترون کے انڈون کے وہ چہلکے جمع کر رکہو
جنکو اون کے بچون کے نکلنے کے بعد وہ خود اپنے گہر سے باہر پہینک دیتے ہین
اور انکے مجموعہ کو باریک پیس لو اور پہر خفیف سے گڑ مین ملا کر اونکی گولیان
بنا رکہو اور روزانہ ایک ایک گولی شام کے وقت مریض کبوتری کو جو نر سے
جدا رکہی گئی ہے کہلایا کرو بیس پچیس دن کے بعد پہر نر سے اوس کو ملا دو
کبہی کبہی یہ دوا مفید ثابت ہوئی ہے اور اوس نے ایک انڈا دیا ہے
جس کا چہلکا کاغذی اور ذرا سے دہکے یا خود مادہ کے وزن سے ٹوٹ گیا ہے
ایسی حالت مین فوراً اوس کے نیچے دو تازہ انڈے رکہدو تاکہ وہ اونکو
سے لے اور اون کے بچے نکلین اور وہ اون کی پرورش کرے جب بچے
بڑے ہو جاوین تو پہر مادہ کو نر سے جدا رکہو اور وہی تیار گولیان کہلا
بیس دن تک کہلایا کرو اور پہر نر سے ملا دو۔ دوسری دفعہ اوس کے
انڈے کا چہلکا کسی قدر قوی پاؤگے لیکن مقتضائے احتیاط یہ ہے کہ پہر

اوس انڈے کو نکال لو اور دوسرے دو تازہ انڈے اوس کے نیچے دو وڑا دو۔ اسی تدبیر سے رفتہ رفتہ اوس کا ماوا درست ہو جاوے گا اور وہ انڈے دیکر اونہین سے بچے نکالے گی۔ یہ مرض اکثر اون جوان کبوتریون کو عائد ہوتا ہے جن کے انڈے نسل جلد پہیلانے کے اراده سے اوٹہا لئے جاتے ہین اور امید کرتے ہین کہ پہر وہ انڈے دیوین۔ یہ نہین خیال کرتے کہ فطرت کے خلاف جلد جلد انڈے دینے سے اونکو نقصان پہونچتا ہے اور وہ انڈون سے معذور ہو جاتی ہین یا اون کے انڈون کے چہلکے پتلے ہو جاتے ہین جو ذرا سے دباؤ سے توٹجاتے ہین اون کا ماوا ضعیف ہو جاتا ہے۔ محتاط طریقہ یہ ہے کہ جس مادہ کے انڈے گندے ہو جاوین اوس کو بہی فوراً دس بیس دن کے لئے نر سے جدا کر دین تاکہ اوس قدر زمانہ تک نئے انڈے دینے کی نوبت نہ آوے جو زمانہ بچے پالنے کا ہے اوس کے بعد پہر نر سے ملا دین۔ اس تدبیر کا اصلی

مقصد یہ ہے کہ فطرت کے خلاف جلد جلد انڈے دینے کی نوبت نہ آوے
جس سے اوس کے مادے مین ضعف کا پیدا ہونا لازمی ہے۔ انگریزی
تجربہ کارون کی راے ہے کہ اگر تدابیر بالا سے یا اور کسی تدبیر سے جس کا
تجربہ کسی کبوتر باز کو ہو کوئی فائدہ نظر نہ آوے تو آخر درجہ مین ٹرسیل کو
باریک پیس لو اور اوس کو گڑ کے شیرہ مین ملا کر چنے برابر گولیان تیاؔر
کر لو اور پہر مریض کبوتری کو روزانہ ایک گولی کہلایا کرو اور نر سے جدا
رکہو۔ مسٹر جانسن نامی ایک کبوتر باز کا تجربہ ہے کہ ٹرسیل کے سفوف کو
گرونڈسِل کے گڑ مین ملا کر دینے سے زیادہ فائدہ ہوا۔

مؤلف کہتا ہے کہ اگر بڈّہی کبوتری کو یہ مرض لاحق ہوا ہے تو
لاکہہ تدابیر سے کچہہ فائدہ نہ ہوگا۔ مناسب یہی ہے کہ اوس سے دایہ گری کا
کام لین بشرطیکہ وہ اوس کو پسند بہی کرے۔ بسا اوقات یہ دیکہا گیا ہے
کہ دو مادہ جو اسی مرض مین مبتلا ہین باہم جفتی کرتی ہین اور رفتہ رفتہ

یہ دونون اور تندرست کبوتریون کے لئے بلاے جان ہو جاتی ہین نعیی جس
ٹھاٹر مین یہ ہوتی ہین اوس مین کوئی جوڑا جفتی کرہی نہین سکتا جہان تندرست
مادہ دبی اور یہ دلالہ اوس کے نر کو ہٹا کر اوس پر سوار ہو گئی۔ مناسب یہی
ہے کہ ایسی مریض کبوتریان بالکل جدا حصّہ مین رکھی جاوین۔

بسا اوقات ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض دو نر ہمیشہ جفتی کے عادی ہی ہین
اور مدت مدید کے بعد یہ معلوم ہوا ہے کہ دونون نر ہین جب ہمنے اون دونون
کے لئے دو مادیان تجویز کین اور اون کے جوڑے ملا دیئے تو اون سے انڈے
نہین ہوتے پہلے یہی گمان ہوتا ہے کہ مادہ مین کوئی نقص ہے مگر در اصل وہ
نر کا نقص تہا نہ معلوم اوس وجہ سے کہ ایک عرصہ تک وہ ایک دوسرے
نر سے جفت ہوتا رہا۔ یا اور کوئی نقصان اوس مین پیدا ہو گیا کہ پھر وہ
مادہ کے ساتھ بیکار ثابت ہوا۔ بسا اوقات اونہین کبوتریون کو جنکا زمانہ
اون پلید نرون کے ساتھ بے انڈون کے گزرا ہمنے دوسرے نرون سے ملا دیا

اور برابر اون کے انڈے بچے ہوے۔ ان پلید نروں میں اکثر یہ عادت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ دوسروں کے گھروں میں زبردستی گھستے اور مادہ کے انڈے توڑتے پھرتے ہیں۔

(۲۲۳) کمزوری اور ناتوانی کا شکوہ | بعض جوان کبوتر ناتوان اور کمزور نظر آتے ہیں اون کی ظاہری حالت سے کوئی علامت کسی خاص مرض کی نہیں پائی جاتی لیکن مجموعی حالت سے کمزوری اور دُبلاپن نمایاں ہوتا ہے ایسے کبوتروں کو اون کی معمولی غذا کے سواے جو کے آٹے اور ہڈیوں کے سفوف کی روزانہ ۲ یا ۳ گولیاں چنے کی مقدار میں کھلائی جاویں اور دو دن میں ایک دفعہ ۴ یا ۵ قطرے فاسفٹ آف آیرن یا کیمکل فوڈ کے پانی کے ساتھ دانہ کھانے کے بعد پلائے جاویں۔ کبوتر بازانِ ہند نے روغنی روٹی کی چوری کو اس خاص ضرورت کے لئے بہت مفید کہا ہے۔ کبوتر بھی اس کو نہایت رغبت کے ساتھ چٹ کر جاتے ہیں۔

(۳۴) شکست اعضا کا علاج | شکست اعضاے کبوتر کو انگریزی حکیموں نے

فراکچر سے موسوم کیا ہے - کبوتروں کے پیر اور بازو اتفاقات سے اکثر ٹوٹا کرتے ہیں - اگر پکھوٹہ توٹ جاے تو جو کچھہ کیا جا سکتا ہے وہ یہ ہے کہ اوس توٹے ہوے بازو کے پروں کو آخری بڑے پر سے باندہنا شروع کرو اور ایک دوسرے پر باہم باندہتے ہوے پروں کے سلسلہ کو ختم کر ڈالو پہر اوسی ڈورے سے دوسرے تندرست بازو کے پروں کو بغل کی جانب سے باندہتے ہوے آخری بڑے پر تک پہونچ جاو اس تدبیر سے نہ کبوتر پرواز کر سکیگا اور نہ اوس کا شکستہ بازو ہل سکے گا - اس سہارے کی وجہ سے مقام شکست کو حرکت کا صدمہ نہ پہونچے گا اور پکھوٹہ خود بخود ۲۰ دن میں درست ہو جائیگا اس عرصہ مدت میں اوس کو ایسے مقام پر رکھو جس میں دوسرے تندرست کبوتر نہ ہوں ورنہ وہ اوس کو ایذا دیں گے اور شکستہ بازو میں تحریک کے اسباب پیدا ہوں گے -

اگر پیر توٹ گیا ہے تو ہڈی کے دونون شکستہ کنارے برابر ملا کر کیا لیکوں ایک دھجّی اوس مقام کے اطراف لپیٹ دو پہر اوسپر سے ایک نرم کپڑے کی پتلی دھجّی کو گرم پانی مین بہگاو کر لپیٹ دو اور اوس کے سرے پر کسی تاگے سے مضبوط باندہ دو۔ پہر اس کبوتر کو تنہائی اور کم وسعت کے مقام مین چھوڑ دو اور دانہ پانی اوس کے قریب رکھو لیکن اس بات کی احتیاط کی جاے کہ دانہ بہیگا ہوا رہے اور مقدار مین معمول سے کسیقدر کم۔ اس لیے کہ اس ما بین وہ زیادہ چل پہر نہ سکیگا۔ اور دو ہفتہ کے بعد بہت ہی آہستگی کے ساتہ اون دھجّیون کو کہول دو پہر ایک کاغذ کی پٹی کو اوس مقام پر نرمی کے ساتہ لپیٹ کر اوس کو انڈے کی سفیدی سے تر کرو اور ہلکا سا بندھن ریشم سے اوسپر باندہ دو اور اس وقت مین کبوتر کے پرون کو کاٹ دینا مناسب ہے تاکہ وہ زیادہ نہ اُڑ سکے۔ ایک ہفتہ کے بعد اس کاغذی پٹی کو بہی کہول دینا چاہیئے امید ہے کہ اوس کا شکستہ پیر درست ہو جاویگا۔

(۲۵) زخم کے چنگا کرنیکا طریقہ | کبوتر بازانِ یورپ کا خیال ہے کہ کبوتر کے جسم پر ہلکا ہو یا بھاری جب کبھی زخم لگ جاے تو یہ سمجھکر ہرگز نہ چھوڑ دینا چاہیئے کہ خود بخود درست ہو جاویگا۔ خون بہتا ہو تو ٹھنڈے پانی یا اوس سے بند نہ ہو تو پھٹکری یا اور کسی قابض سلوشن سے اوس کے بند کرنے کی فکر کرنا چاہیئے تا کہ زیادہ خون بہکر جانور ناتوان یا ہلاک نہ ہونے پاے۔ بسا اوقات پرون کی نئی کلیان ٹوٹ جانے سے بھی جریان خون ہوا کرتا ہے خاص کر ایسی حالت مین خون کے جریان کو بہت جلد بند کرنا چاہیئے۔ کتھے کا سفوف یا مسی اوس مقام پر داب دینے سے خون اکثر رک جاتا ہے اگر زخم ایسا ہو جس سے خون کا جریان نہ ہے تو اوسپر صرف کبوتر کی بیٹ لگا دینا کافی ہے جیسا کہ اہل ہند اکثر کرتے ہین بسا اوقات یہ عمل زخم کو مندمل کر دیتا ہے لیکن کبھی کبھی اوس مین کیڑے پڑ جاتے ہین لہذا مناسب یہ ہے کہ دوایک بار اوس زخم پر زنک آئنٹ منٹ لگا دین اور کبھی کیا نڈی

رڈ فلوئڈ کے ڈیلوٹ سے زخم کو دہو کر ایک دو گہنٹہ کے بعد اوس پر مرہم لگا دین

(۳۶) اکیڑون کے دفعیہ کی تدبیر | ایک انگریزی مؤلف کی راے مین کیڑونکا

وجود بہی ایک بیماری کا حکم رکھتا ہے۔ مختلف قسم کے کیڑے ان کے گہرونمین اس کثرت سے پیدا ہوتے ہین کہ وہ رات دن بے زبان کبوتر کے جسم کا خون چوس ڈالتے ہین۔ مکّھی۔ مچّھر۔ پسّو۔ جون۔ گبریلے۔ چامٹ۔ سطانی یہ سب اوس بے زبان کے گہر مین بن بُلاے مہمان ہوکر میزبان کی جان سے بے پروا رہتے ہین یا یون کہو کہ مالک کبوتر کی عدم نگرانی کی وجہ سے کبوترخانہ پر تصرف بیجا کرتے ہین۔ ٹہاٹر۔ یا دہابل یا کابک کے نگران دار وغہ جی کے ملبوس شریف مین اگر انمین سے ایک کیڑا ابہی چڑہجاے تو ایک منٹ مین اونکا دم ناک مین آجاوے اِس بلا کے غول ایک بے زبان۔ نازک جانور کے گہر مین گہسے رہتے ہین اور رات دن اس کے خون کے پیاسے رہتے ہین لیکن دار وغہ جی کے کان پر جون نہین رِنگتی۔ ظاہری صفائی اور نگرانی پر آپکو ناز ہے

اور جب کوئی کبوتر اس بلاے بے درمان کے حملہ سے جان بلب یا بیمار یا
ملول ٹھیکڑا ہوا نظر آتا ہے تو آپ ہمدردانہ لہجہ مین مداوا کی تدبیر فرماتے ہین
اور جب چل بستا ہے تو رضینا برضائک فرماتے ہوے اس بات کی فکر بہت
تیزی کے ساتھ فرماتے ہین کہ اوس کا قائمقام بہت جلد تلاش کرکے مالک سے
اوس کی خریدی کی منظوری لی جاوے ۔ تجربہ کار یورپی مؤلف کا خیال ہے کہ
اس جانور کی نگہداشت صرف مالک ہی کرسکتا ہے ملازمین سے ہرگز امید
نہین ہوسکتی ۔ مؤلف حقیر اس بات کے عرض کرنے پر مجبور ہے کہ صاحب کو
غالباً نمک حراموں سے سابقہ پڑا ہوگا۔ دنیا مین آخر بہت سے اُمرا و غربا کو اسکا
شوق ہے امر اکا سارا اہتمام ملازمین ہی کے ذریعہ سے ہوتا ہے مالک کی ذرا سی
توجہ اور نگرانی سے آخر وہی لوگ سب کام درست کرتے ہین ۔ غالباً صاحب نے
اوس انگریزی پر اورب کو فراموش فرمایا ہوگا جو زبانو نپر ضرب المثل ہے یعنی
آیز از دی سرونٹ سچ از دی ماسٹر پھر ملازمین کے شکوہ کا کیا محل ہے ۔

الحاصل آپ کی رائے ہے کہ کبوتر خانہ مین ماہ وار چونہ کی قلعی ہوا کرے

ہر ہفتہ مین صندوقون یا خانون یا کابکون کی گہانس بدلی جاوے۔

ہر دو ہفتہ مین اونکو گرم پانی سے صاف کیا جاے اور اون کے اندر کیٹینگس انسکٹ

پوڈر چہڑکا جاے۔ اور کبھی کبھی بنزولین یا ٹرپن ٹین سطح زمین پر اور سوراخون

مین چہڑکین۔ خانون کو کاربالک سلوشن سے دہوڈالین۔ گندک کی دہونی

دیا کرین۔ اور کبوترون کے پرون کے اندر گوشت مین میٹھا تیل لگاوین

اور اونکو نہانے کے لئے خوب موقع دین۔ اور نہلانے کے پانی مین بچہہ کا

سفوف شامل کرین۔ بیٹ کی کسافت سے اون کے مقام کو ہمیشہ صاف

و پاک رکہین۔

بلاشک یہ سب ہدایات مفید ہین جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے۔

کبوتر کے شوقین حضرات کو ان تمام ہدایات پر عمل فرمانا چاہیئے جب ہی

کبوتر اچھی حالت مین رہتے ہین۔

اب مین اس مختصر رسالہ کو اسی بیان پر ختم کرتا ہون اور جس قدر ہدایات مجھکو انگریزی تالیفات سے ملے ہین اون کی نسبت مؤلفین کا تہنکس ادا کرتا ہون اور ہندوستان کے طریقۂ علاج کو جس حد تک مجھہ کو اوس کا تجربہ تہا اسی رسالہ کے ذریعہ سے نفع عام کے لحاظ سے ہدیۂ ناظرین کرتا ہون ۔

قطعۂ تاریخ طبعزاد مؤلف

شکر خدا راست کہ تالیفِ من
بندۂ دیرینہ نمک خوارِ او
مایۂ نازست کہ حُسنِ قبول
خسروِ ما بر فلکِ مملکت
بر سرِ ما تا بہ ابد زندہ باش
بر ورقِ دہر بود دفترت

یافت بآوانِ نکو اختتام
پیش کشیدش بحضورِ نظام
نامورم ساختہ در خاص و عام
نیّرِ اجلالِ تو تا بہ دوام
باہمہ اقبال و فر و احتشام
از قلمت ملکِ تو گیرد نظام

ساقیِ تقدیرِ تو بزمِ ترا
فکرِ بلندِ تو شود اوج سای
کام روا باد ولی عهدِ تو

بادهٔ امّید بریزد بجام
طائرِ اقبال در آید بدام
آصفِ ما باد الٰهی بکام

بلبلِ فکرست نواسنج سال

نسخهٔ نایاب حیوة الحمام
۱۳۲۳ ھ

جس رسالہ پر مؤلف کی دستخط نہ ہوں وہ مسروقہ سمجھا جاویگا۔